مختصر تاریخ الدولة الخلافة الاسلامیة

خلافت علی منهاج النبوۃ

لا إله إلا الله



ازقلم۔ ابومصعب الخراسانی الشامی

رابطہ۔ ABUMUSABKS@GMAIL.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ مئی ۱۹۴۸ عیسوی ''۵ رجب ۱۳۶۷ ہجری'' کو برطانیہ کی حکومت کے اسرائیل سے اپنی حکمرانی سے دستبردار ہونے کے اعلان کے ساتھ ہی یہودیوں کے سرغنہ بنگوریون نے اسرائیلی ریاست کے قیام کا اعلان کردیا اس کے ساتھ ہی پوری دنیا سے تیزی سے یہودیوں نے نئی یہودی ریاست اسرائیل کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی اور ساتھ ہی فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانا شروع کردیا گیا جس کی وجہ سے انہیں وہاں سے اپنی زمینیں اور گھر بار وغیرہ چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی اسی دوران فلسطینی مسلمانوں کی کثیر تعداد ہجرت کر کے اردن کے شہر الزرقا میں آباد ہوئی۔ انہیں مہاجرین میں احمد نزال نامی شخص بھی اپنے خاندان سمیت یہاں آکر آباد ہوئے احمد نزال کے دس بچے تھے چھ بیٹیاں اور چار بیٹے ان میں ایک بیٹے کا نام احمد فضیل النزال تھا جو بعد میں ابوغریب اور پھر ابومصعب الزرقاوی کے نام سے جانا گیا۔

احمد فضیل النزال (ابومصعب الزرقاوی) ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ عیسوی ''۱۳ رجب ۱۳۸۶ ہجری'' کو اردن کے شہر الزرقا میں پیدا ہوئے ۱۹۸۴ عیسوی ''۱۴۰۴ ہجری'' میں گیارہویں جماعت کے طالب علم تھے کہ ان کے والد احمد نزال وفات پا گئے حالات نے تعلیم چھوڑ کر روزگار کے سلسلے میں محنت مزدوری کرنے پر مجبور کردیا۔ اسی دوران افغانستان میں روس کے خلاف جہاد جاری تھا اور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۹ عیسوی ''۴ صفر ۱۴۰۰ ہجری'' میں جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو اس وقت افغان جہاد کے امت پر فرض ہونے کا پہلا فتویٰ جاری کرنے اور ہزاروں عرب نوجوانوں کو افغانستان کے جہاد میں شرکت کی دعوت دینے اور عملی طور پر اپنے مال اور جان کے ساتھ شامل ہونے والے شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ دعوت کے سلسلے میں ۱۹۸۸ عیسوی ''۱۴۰۸ ہجری'' میں اردن کے شہر الزرقا میں ایک مسجد حسین بن علی میں جہاد پر درس اور دعوت دے رہے تھے اسی مسجد میں ابومصعب الزرقاوی بھی موجود تھے اس وقت ان کی عمر 22 سال تھی انہوں نے شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور افغان جہاد میں شرکت کے لیے خراسان کی طرف ہجرت کرنے کے لیے اپنا نام لکھوا دیا۔

شیخ عبداللہ عزام ۱۹۷۶ سے ۱۹۷۹ عیسوی ''۱۳۹۶ سے ۱۴۰۰ ہجری'' تک سعودی عرب کے شہر جدہ میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی میں استاد تھے اسی دوران ان کی شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی اور بعد میں ۱۹۸۰ عیسوی ''۱۴۰۰ ہجری'' کو شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ کی دعوت پر اپنی تمام تر مال ودولت سمیت افغان جہاد کے لیے پاکستان کے شہر پشاور آگئے اور یہاں آکر شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اور ان کی راہنمائی میں ''مکتب الخدمت'' نامی ایک تنظیم قائم کی جس کا مقصد عرب مجاہدین کی خراسان کی طرف ہجرت کے لئے ویزہ وغیرہ کے حصول میں مدد کرنا اور تمام سفری اور یہاں پر رہائشی اور کھانے پینے کے اخراجات برداشت کرنا تھا۔ اور بعد میں جب روس نے افغانستان سے جب شکست کھا کر بھاگنا شروع کردیا تو ۱۹۸۸ عیسوی ''۱۴۰۸ ہجری'' میں شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے تمام عرب مجاہدین کو متحد کرنے کے لیے جماعت ''قاعدۃ الجہاد'' یعنی القاعدہ کی بنیاد رکھی جس کا مقصد امریکہ واسرائیل کی تباہی اور فلسطین کی آزادی سمیت مسلمانوں کا کھویا ہوا وقار خلافت کی شکل میں دوبارہ بحال کرنا تھا۔

۱۹۸۹ عیسوی ''۱۴۰۹ ہجری'' کے موسم بہار میں تنظیم مکتب الخدمت کی معاونت سے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ پشاور پہنچے یہاں پشاور میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے ''ابوغریب'' کنیت اختیار کی یہاں کچھ دن قیام کرنے کے بعد باقی مجاہدین کے ساتھ آپ کو بھی افغانستان کے صوبے خوست میں افغان رہنما عبدالرب رسول سیاف کے قائم کردہ عسکری تربیتی معسکر میں عسکری تربیت کے لیے بھیج دیا گیا وہاں سے عسکری تربیت حاصل کرنے کے بعد ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے معرکوں میں صف اول میں بہادری اور جرات کا مظاہرہ کیا۔ ۱۹۹۱ عیسوی ''۱۴۱۱ ہجری'' میں طالبان کمانڈر جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ساتھ خوست کی فوجی چھاونی سے افغان کمیونسٹ فوج کو شکست دے کر بھگانے میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۵ فروری ۱۹۸۹ عیسوی ''۹ رجب ۱۴۰۹ ہجری'' میں روسی فوج کے شکست کھا کر بھاگ جانے کے بعد ۱۹۹۱ عیسوی ''۱۴۱۱ ہجری'' کے

دوران افغان مجاہدین کی آپس کی لڑائیاں شروع ہوگئیں جن سے دلبرداشتہ ہوکر عرب مجاہدین نے واپس جانا شروع کردیا اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سمیت بہت سے عرب مجاہدین جو تنظیم قاعدۃ الجہاد کی بیعت کر چکے تھے پاکستان کے شہر پشاور آ گئے انہیں میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ بھی تھے لیکن انہوں نے القاعدہ کی بیعت نہیں کی تھی یہاں پشاور میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی ملاقات ایک اردنی عالم ابومحمد المقدسی سے ہوئی جو مشرق وسطی میں امن کے نام پر عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان دوستانہ تعلقات کے سخت مخالف تھے اور ان کا نظریہ یہ تھا کہ اب وقت آ چکا ہے کہ عرب ممالک کی حکومتوں کے خلاف مسلح بغاوت کی جائے اور سرحدات کو ختم کر کے امت کو عالمی خلافت کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔لیکن القاعدہ کا نظریہ یہ تھا کہ امریکہ ان خائن حکمرانوں کی پشت پناہی کرے گا اور یہ بغاوت سود مند نہیں ہوگی اور اگر فائدہ مند ہوتی بھی ہے اور خلافت قائم ہو بھی جاتی ہے تو امریکہ اسے کچل کر ختم کر دے گا اور اس کے نقصانات زیادہ بیانک ہوں گے اس لیے جب تک امریکہ کو رستے سے نہیں ہٹا لیا جاتا یا اتنا کمزور نہیں کر دیا جاتا کے اس میں عالمی معاملات میں مداخلت کی سکت رہے اس وقت تک عرب ممالک میں مسلح بغات سود مند ثابت نہیں ہوگی اس لیے عرب ممالک میں مسلح بغاوت سے پہلے امریکہ کو کمزور کیا جائے پھر عرب ممالک میں بغاوت شروع کی جائے اس کے بعد عالمی خلافت قائم کی جائے۔اسی موقع پر القاعدہ نے اپنا ۲۰ سالہ منصوبہ تیار کیا جس کو چھ مراحل میں تقسیم کیا گیا اور اس منصوبے کو شیخ ابومصعب الزرقاوی کے دوست اردن کے صحافی فواد حسین ۲۰۰۵ میں اپنی کتاب ''ابو مصعب الزرقاوی القاعدہ کی دوسری نسل'' میں منظر عام پر لائے۔ان کی اس کتاب کو عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی۔اس منصوبے کے تحت ۲۰۰۰؁ ''۱۴۲۰؁ '' تک کسی خطے کو بنیاد کے طور پر استعمال کر کے مجاہدین کا ایک منظّم گروہ تشکیل دیا جائے اور پھر منصوبے پر عمل کیا جائے۔پہلا ۲۰۰۰؁ سے ۲۰۰۳؁ عیسوی ''۱۴۲۰؁ سے ۱۴۲۳؁ ہجری تک'' بیداری کا مرحلہ جس میں امریکہ کے خلاف بڑی کاروائی کر کے اسلام کے خلاف صلیبی جنگ پر ابھارنا اور دنیا کی توجہ القاعدہ کی طرف مرکوز کروانا۔دوسرا ۲۰۰۴؁ سے ۲۰۰۶؁ عیسوی ''۱۴۲۴؁ سے ۱۴۲۶؁ ہجری تک'' چونکا دینے والا مرحلہ جس میں امریکہ کو جنگ میں پھنسانا اور سائبر حملے کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ عراق کو بنیاد بنا کر مجاہدین کی ایک مضبوط فوج تیار کرنا اور مسلم عوام و عرب دنیا میں خیراتی اداروں کی صورت میں القاعدہ کے لیے مالی امداد اکٹھی کرنا۔تیسرا ۲۰۰۷؁ سے ۲۰۱۰؁ عیسوی ''۱۴۲۷؁ سے ۱۴۳۱؁ ہجری تک'' اٹھنا اور اپنے پاوں پر کھڑے ہونے کا مرحلہ، اس مرحلے میں عراق سے اس کے آس پاس کے ممالک میں دخل اندازی کرنا اور بلخصوص احادیث نبوی ﷺ کی راہنمائی میں شام پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا۔

چوتھا ۲۰۱۰؁ سے ۲۰۱۳؁ عیسوی ''۱۴۳۱؁ سے ۱۴۳۳؁ ہجری تک'' وصولی کا مرحلہ، جس میں امریکہ سے براہ راست جنگ کی بجائے عرب خطوں میں امریکہ و مغرب کے مفادات پر حملے کر کے ان کی معیشت تباہ کرنا ڈالر کے متبادل سونے اور چاندی کی کرنسی کے لیے منصوبہ بندی کرنا۔امریکہ کی پالیسیوں اور مسلم ممالک کے امریکہ و اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو بے نقاب کر کے مسلم ممالک بلخصوص شام میں بحران اور عوامی بغاوت پیدا کر کے حکومتوں کے تختے الٹنا۔اس دوران اسرائیل بھی بہت کمزور ہو جائے گا اور اپنی دفاعی پوزیشن میں آ جائے گا۔پانچواں ۲۰۱۳؁ سے ۲۰۱۶؁ عیسوی ''۱۴۳۳؁ سے ۱۴۳۷؁ ہجری تک'' خلافت کے قیام کے اعلان کا مرحلہ، اس مرحلے میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام کیا جائے گیا۔چھٹا ۲۰۱۷؁ سے ۲۰۲۰؁ عیسوی ''۱۴۳۸؁ سے ۱۴۴۱؁ ہجری تک'' کھلی جنگ کا مرحلہ اس دوران ایمان اور کفر کے درمیان کھلی جنگ ہوگی جس میں اللہ اہل ایمان کو کامیابی عطا کرے گا اور دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

القاعدہ کے اس منصوبے پر مجاہدین کی قیادت اتفاق کرنے کے باوجود دو طرح کی آرا میں تقسیم نظر آئی۔ایک وہ جو اس سے مکمل اتفاق کرتے تھے دوسرے وہ جو اس منصوبے کے پہلے مرحلے سے اتفاق نہیں کرتے تھے ان میں ابومحمد المقدسی سرفہرست تھے۔ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ شیخ ابومحمد المقدسی کے نظریے سے مکمل اتفاق کرتے تھے کہ ہمیں براہ راست امریکہ کے ساتھ جنگ میں اپنی طاقت ضائع کرنے کی بجائے پوری توجہ عرب ممالک میں مسلح بغاوت پر مرکوز کرنی چاہیے اور پھر عالمی خلافت کا قیام کرنا چاہیے, جب ایک بار خلافت کا قیام ہو جائے گا تو امت متحد ہو جائے گی پھر امریکہ اگر پوری دنیا کے ساتھ مل کر بھی حملے کے لیے آئے جو کہ یقیناً آئے گا امت اس کے مقابلے کے لیے متحد ہو چکی ہوگی اور پھر یہ آخری معرکہ ایمان اور کفر کے درمیان ہوگا جس میں

فتح اللہ کی طرف سے مومنوں کی ہوگی۔یہی وہ اختلاف تھا جس کی وجہ سے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے القاعدہ کی بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے شیروں کے دونوں گروہ اپنی اپنی جگہ ٹھیک تھے اور اصل میں تو یہ اللہ تعالیٰ کی چال تھی جو بڑے احسن انداز سے چل رہا تھا۔

۱۹۹۳ عیسوی ''۱۴۱۳ ہجری'' میں پاکستان کے مرتد حکمرانوں نے اللہ کے ان شیروں پر اپنی زمین تنگ کرنا شروع کردی جس کی وجہ سے مجاہدین کو یہاں سے بھی ہجرت کرنا پڑی القاعدہ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی سربراہی میں سوڈان منتقل ہوگئی اور ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ، شیخ ابومحمد المقدسی کے ساتھ کچھ مجاہدین سمیت اردن چلے گئے۔وہاں جاکر ابومحمد المقدسی نے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر التوحید کے نام سے ایک جماعت قائم کی اور اردن کی حکومت کے خلاف مسلح قتال کے لئے اسلحہ اکٹھا کرنا شروع کردیا۔اسی دوران ۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ عیسوی ''۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۴ ہجری'' کو اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان اوسلو امن معاہدہ ہوگیا ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ اس معاہدے کے خلاف کھل کر سامنے آگئے جس پر انہیں گرفتار کرلیا گیا۔مقدمہ چلایا گیا اور ۱۹۹۵ عیسوی ''۱۴۱۵ ہجری'' میں عمر قید کی سزا سنا کر عمان سے ۸۵ کلومیٹر دور ریگستان میں السوقہ نامی جیل بھیج دیا گیا۔اسی جیل میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی ملاقات اردن کے صحافی فواد حسین سے ہوئی جن کی بعد میں شیخ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے ذریعے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے ملاقاتیں ہوئی اور اسی دوران ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے اردنی صحافی فواد حسین کو القاعدہ کے 20 سالہ پلان کا ذکر بھی کیا۔اس جیل میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے ہاتھوں اور پاوں کے ناخن نکالے گئے طرح طرح سے ظلم کی انتہا کی گئی۔اس جیل میں تقریباً چھ ہزار قیدی تھے جن میں اکثریت اسی معاہدے پر تنقید کے جرم میں قید تھی یہ سمجھتے تھے کہ یہ معاہدہ اسرائیل کی فتح ہے۔جیل میں اس ظلم وتشدد نے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو مزید سخت کردیا اور اکثر یہ کہتے تھے کہ اب ہمیں اپنی امت کی تقدیر اپنے خون سے لکھنی ہے۔جیل میں ہی ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے اپنے ایک ساتھی فقیہہ الشاوش کی مدد سے قرآن حفظ کرلیا۔

۷ فروری ۱۹۹۹ عیسوی ''۲۰ شوال ۱۴۱۹ ہجری'' میں اردن کے بادشاہ حسین بن طلال کی موت کے بعد جب اس کے بیٹے نے اقتدار سنبھالا تو اس نے عام معافی کا اعلان کیا جس کے نتیجے میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو رہائی ملی تو حالات بلکل تبدیل ہوچکے تھے۔افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم ہوچکی تھی۔شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو القاعدہ سمیت ۱۹۹۶ عیسوی ''۱۴۱۶ ہجری'' میں سوڈان کی حکومت نے امریکہ اور مغرب کے دباو میں آکر اپنے تخت وتاج کو بچانے کے لئے سوڈان سے نکال چکی تھی۔شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے پرانے افغان ساتھیوں سے رابطے بحال کر کے القاعدہ سمیت افغانستان منتقل ہوچکے تھے۔

۱۹۹۹ میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ خراسان کی طرف ہجرت کرکے پشاور آگئے یہاں ویزے کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے گرفتار کرلیے گے اور کچھ پرانے دوستوں نے کوشش کرکے رہا کروالیا وہاں سے افغانستان چلے گئے اور اپنے پرانے کمانڈر ساتھی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ سے ملاقات کی اور ان کے ذریعے طالبان کی حکومت سے اجازت لے کر ہرات میں ایک عسکری تربیتی معسکر قائم کیا اسی دوران ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے قریبی ساتھی سیف العادل سے ملاقات ہوئی جس کے بعد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی مالی امداد کی اسی امداد سے ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے ۱۹۹۹ عیسوی ''۱۴۱۹ ہجری'' میں ہی ''التوحید والجہاد'' کے نام سے جماعت قائم کی جس میں اکثریت ان مجاہدین کی تھی جو اردن جیل میں ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ سے ملے تھے اور باقی مجاہدین کی اکثریت بھی اردن سے تعلق رکھتی تھی اور پھر سے اللہ کی راہ میں اپنی جدوجہد کا آغاز کردیا اس دوران شیخ اسامہ اور القاعدہ کی باقی قیادت سے ملاقاتیں ہوتی رہی لیکن القاعدہ کی بیعت نہیں کی کیونکہ وہ اپنے اسی نظریے پر قائم تھے اور اب تو ان کا نظریہ اور بھی پختہ ہوچکا تھا جس کی وجہ طالبان کی حکومت کا قیام تھا وہ اس کی مثال دے کر اسی پر زور دیتے تھے کہ بلا تاخیر عرب ممالک میں بھی اسی طرح قتال کر کے خلافت اسلامیہ کا قیام کیا جانا چاہیے۔

طالبان کی حکومت نے القاعدہ اور باقی عرب مجاہدین کی ہر طرح کی مدد کے ساتھ مکمل اختیار دے دیا کہ وہ امریکہ وکفر کے خلاف افغان سرزمین کو استعمال

کریں جس کا فائدہ یہ ہوا کہ وہ تمام عرب مجاہدین جو واپس اپنے ملکوں کو جا چکے تھے واپس آنا شروع ہو گئے اور ان کے ساتھ بہت سے نئے مجاہدین بھی جوق درجوق آنے لگے۔ ایک طرف القاعدہ اپنے منصوبے کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے میدان میں اتر چکی تھی تو دوسری طرف ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ عرب طاغوتوں کے لیے پھندے کی تیاری میں مصروف تھے۔ حقیقت تو بہر حال یہ تھی کہ اللہ اپنے غلاموں کے ذریعے اپنی چال چل رہا تھا جو احسن چال تھی۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی قیادت میں القاعدہ نے امریکہ کو ۱۱۔۹ کی صورت میں ایسی دھول چٹائی کی اس کا غرور اور سارا رعب جو دنیا پر جما رکھا تھا خاک میں مل گیا۔ امریکہ، امیر المومنین امارت اسلامیہ افغانستان ملا محمد عمر حفظہ اللہ کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے واقعہ سے پہلے بھی شیخ اسامہ کی امریکہ حوالگی کے بدلے مال و ولت اور اقتدار کے استحکام کے ساتھ دجالی عالمی برادری سے بہتر تعلقات کے لالچ دے چکا تھا اب اس واقعے کے بعد اس نے باقاعدہ حملے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں جس کے جواب میں اس مومن مرد امیر المومنین امارت اسلامیہ افغانستان ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے اپنے الفاظ ''ایک مومن کی غیرت اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کو کفار کے حوالے کرے خواہ اس کے بدلے حکومت ہی چلی جائے، مومن کا سرمایہ اس کا ایمان ہے اور وہ اس کا سودا نہیں کرتا'' اور عمل سے ایسی تاریخ رقم کی کہ جس کی مثال تاریخ میں ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے۔

پھر دنیائے کفر کے سرامریکہ کے صدر بش نے ان تاریخی الفاظ کا استعمال کیا دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ دہشتگردوں یعنی ''اسلام کے جانثاروں'' کے ساتھ ہے یا پھر ہمارے یعنی ''کفر'' کے ساتھ ان الفاظ نے دنیا کو حکومتی سطح پر دو خیموں ''کفر و اسلام'' میں تقسیم کر دیا پھر اس کے ساتھ ہی پھنکارتا ہوا بدلے کی آڑ میں اپنے پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء عیسوی ''۱۹ رجب ۱۴۲۲ھ ہجری'' کو افغانستان پر حملہ آور ہوا جس میں پاکستان کے مرتد کافر حکمرانوں نے غلامی کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اپنے ہوائی اڈوں سمیت پورا ملک مسخر کر دیا اور صلیبیوں نے اس سرزمین کو اپنے ناپاک وجود سے نجاست زدہ کرنے کے ساتھ ساتھ ۴۰ دن میں ۵۷ ہزار سے زائد مرتبہ رخطرناک بموں سے لیس جدید طیاروں سے امارت اسلامیہ افغانستان پر فضائی حملے کیے جس کے نتیجے میں صرف ۴۰ دن میں ۲۰ لاکھ سے زائد افغان مسلمان عورتوں بچوں اور بوڑھوں کا قتل عام کیا بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹا دیں لاکھوں خاندانوں کو ادھر ادھر ہجرت پر مجبور کر دیا گیا اور ذلیل و رسوا کیا گیا۔ لاکھوں غیور مسلم عورتوں کی عصمت دری کی گئی اور یہ پاکستان و دنیا کے مرتدین و کافر خوشیاں مناتے رہے۔ پوری دنیا اور بلخصوص پاکستان سے مجاہدین کا شکار کیا گیا اور ظلم ستم کی ایسی داستانیں رقم کی گئیں جنہیں بیان کرنے کے لیے زبان ساتھ چھوڑ جائے اور الفاظ کم پڑ جائیں۔ جس میں پاکستانی ناپاک فوج اور اس کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی سر فہرست رہی۔ مجاہدین سمیت بے گناہ عوام کو امریکہ کے ہاتھوں ڈالروں کے عوض بیچا گیا اور ان کی عورتوں کی عصمتیں تا تار کی گئیں۔ اللہ کے غلام ان مجاہدین پر یہ تاریخ کا مشکل اور سخت ترین وقت تھا۔ ڈالروں کے عوض مجاہدین کی گرفتاریوں کے لیے مرتد صحوات کو سرگرم کیا گیا جن میں پاکستان کی حافظ سعید کی سربراہی میں جماعت الدعوہ نے اہم کردار ادا کیا سینکڑوں مجاہدین کو ان کے بیوی بچوں سمیت گرفتار کروا کر خوب ڈالر بٹورے اور مجاہدین کی کروڑوں روپے کی امانتوں کو اپنی نجس تندوں ''پیٹوں'' میں بھر کر خیانت کے مرتکب ہوئے یوں چند کاغذ کے ٹکڑوں نے کفر کرنے سے ان کی منافقت کا پردہ چاک کر دیا۔ ''حافظ سعید کی جماعت الدعوۃ اصل میں فوج کے ماتحت خفیہ ایجنسی آئی ایس ائی کا ایک غیر معمولی فعال ونگ ہے جو موجودہ دور میں بھی مجاہدین میں اختلافات ڈلوانے ان کی مخبری کے لیے جاسوس بھرتی کرنے اور معاشرے میں دین کے نام پر دین سے دور کرنے کے لیے غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہی ہے''۔

افغانستان پر امریکی حملے کی وجہ سے افغان طالبان کو حکومت چھوڑ کر پہاڑوں میں منتقل ہونا پڑا اور عرب و عجم کے مجاہدین کی اکثریت نے پاکستان کے مختلف شہروں و قصبوں سمیت قبائلی علاقوں جن میں شمالی وزیرستان سرفہرست تھا میں پناہ لی اس دوران وزیرستان کے انصار نے انصار مدینہ کی تاریخ کو عملاً دوہرا کر دکھا دیا۔ اس وقت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ تورا بورا کے پہاڑوں میں منتقل ہو گئے دسمبر ۲۰۰۱ عیسوی ''رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ ہجری'' میں ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ امریکی فضائی حملے میں زخمی ہو گئے اس زخمی حالت میں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے پاس تورا بورا کے پہاڑی علاقے میں پہنچ

گئے۔ وہاں سے خوست کے رستے شمالی وزیرستان میران شاہ آ گئے یہاں کچھ دن رہنے کے بعد ایران چلے گئے۔ ایران کے شہر زاہدان میں ۲۰۰۳ء عیسوی '' ۱۴۲۴ھ ہجری '' تک رہے جب امریکہ عراق پر حملہ آور ہوا تو ایران سے گلبدین حکمت یار کی حزب اسلامی کی مدد سے عراق داخل ہو گئے اور بغداد پہنچ گئے وہاں جا کر انہوں نے اپنی کنیت تبدیل کر لی اس سے پہلے وہ ابو غریب کے نام سے جانے جاتے تھے اب انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت ابو مصعب الزرقاوی رکھ لی۔ ایران سے عراق سفر کے دوران القاعدہ کی قیادت سے رابطے میں رہے لیکن بیعت نہیں کی اور وہاں جماعت توحید والجماعت کے مجاہدین کو اکٹھا کر کے امریکیوں اور روافض خلاف کاروائیاں شروع کر دیں۔ وہاں پر باقی عرب مجاہدین جو افغانستان پر امریکی قبضے کی وجہ سے اپنے خطوں میں چلے گئے یا پاکستان سمیت مختلف خطوں میں روپوش تھے عراق میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور پاکستان کے شمالی وزیرستان سے بھی کثیر تعداد میں عرب مجاہدین ہجرت کر کے عراق چلے گئے۔ اس طرح خراسان سے کالے جھنڈوں کا لشکر اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہوئے عراق پہنچا اس لشکر مہدی میں شامل ہونے والے ہر اہل ایمان کی قربانیوں کی ایسی ایسی داستانیں ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ ہو جائے۔ خراسان سے آئے ہوئے عراقی مجاہدین نے بڑھ چڑھ کر ان مجاہدین کو پناہ دی اور امریکہ کے خلاف بھرپور مدد کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے عراق میں مجاہدین کے بہت سے دستے اور ٹولیاں وجود میں آئیں اور امریکہ کے خلاف کاروائیوں میں کافی تیزی آ گئی۔ ۲۰۰۴ء عیسوی '' ۱۴۲۷ھ ہجری '' کے درمیان تک ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ اپنی جماعت التوحید والجہاد کو کافی منظم اور مضبوط کر چکے تھے اور امریکیوں پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے امریکی خفیہ ایجنسیاں اپنی رپورٹوں میں اس وقت ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو دنیا کے لیے سب سے خطرناک ترین شخص قرار دے رہی تھیں جس کے نتیجے میں امریکہ نے ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء عیسوی '' یکم شوال ۱۴۲۵ھ ہجری '' کو ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی گرفتاری یا اطلاع دینے کے عوض 25 ملین ڈالر کی خطیر رقم کا اعلان کیا۔ امریکہ اس سے پہلے اتنی ہی رقم شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی گرفتاری یا اطلاع کے عوض انعام کی صورت میں اعلان کر چکا تھا۔

ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ چاہتے تھے کہ عراق میں باقی مجاہدین کو بھی متحد کیا جائے اور القاعدہ بھی یہی چاہتی تھی۔ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ اور القاعدہ کے درمیان جو اختلاف تھا وہ اب ختم ہو چکا تھا وہ اختلاف ۲۰ سالہ منصوبے کے پہلے مرحلے ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۳ء عیسوی '' ۱۴۲۰ھ سے ۱۴۲۳ھ ہجری '' تک امریکہ کے ساتھ جنگ کے حوالے سے تھا جو اللہ کے فضل سے پورا ہو چکا تھا اب منصوبہ دوسرے مرحلے میں داخل ہو چکا تھا ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے القاعدہ کی بیعت کر لی اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی ہدایت پر ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء عیسوی '' ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ ہجری '' کو القاعدہ عراق '' تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین '' کی بنیاد رکھ کر اپنی جماعت التوحید والجہاد کو اس میں ضم کر دیا اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو امیر مقرر کر کے ہدایت دی کہ وہ عراق کو عالمی جہاد کا مرکز بنانے کے ساتھ ایک نئی نسل پر مشتمل مجاہدین کی فوج تیار کرنے کی کوشش کریں۔

قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کی کامیاب کاروائیوں کے نتیجے میں امریکہ کی بنائی ہوئی رافضی حکومت سمیت عراق کے روافض نے تل عفر سمیت کئی شہروں میں مسلم عوام پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے نوجوان مسلم عورتوں کی ان کے باپ، بھائیوں کے سامنے عصمت دری کر کے ان کے گلے کاٹے بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کیے، گھڑے کھود کر سینکڑوں کی تعداد میں مسلم عوام کو زندہ درگور کیا۔ جس کے بدلے میں ستمبر ۲۰۰۵ء عیسوی '' ۱۴۲۶ھ ہجری '' میں امیر تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے تمام مسلمانوں کو پکارتے ہوئے روافض کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اور امریکہ کے ساتھ ساتھ روافض کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا لیکن القاعدہ نے اس کی مخالفت کر دی اور روافض کے خلاف حملے روکنے کا حکم دے دیا۔ اب اختلاف کی ایک نئی وجہ سامنے آ گئی ابو مصعب الزرقاوی امریکیوں کے ساتھ روافض کو بھی نشانہ بنا رہے تھے لیکن القاعدہ اس کے حق میں نہیں تھی اور یہ چاہتی تھی کہ اپنی ساری توجہ اور طاقت صرف امریکیوں پر استعمال کی جائے۔ القاعدہ قیادت نے کوشش کی کہ ابو مصعب الزرقاوی اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں تو انہوں نے روافض پر حملوں کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے روافض پر حملے روک دیئے۔

ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے عراق میں امریکیوں کے خلاف استشہادی حملوں کا ایسا سلسلہ شروع کیا کہ امریکیوں کی نیندیں حرام کر دیں اسی وجہ سے ابو

مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو امیر الاستشہادین کہہ کر پکارا جانے لگا۔ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نے دن رات کوشش کر کے عراق میں موجود تقریباً تمام جہادی جماعتوں کو اتحاد کے لیے اکٹھا کرنے کی کوششیں کیں اور اسی طرح شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ بھی عراق کے تمام مجاہدین کو مخاطب کر کے اتحاد کی دعوت دیتے رہے۔ جو اللہ کے فضل سے رنگ لائی اور جنوری ۲۰۰۶ء عیسوی ''ذوالحج ۱۴۲۶ھ ہجری'' میں تمام مجاہدین جماعتوں اور دستوں کے اتحاد کے ساتھ اہل حل والعقد علما پر مشتمل ایک شوریٰ کا قیام کیا۔ یہ تمام جہادی جماعتوں اور دستوں کا ایک اتحاد تھا۔ جس کا نام مجلس شوریٰ المجاہدین رکھا گیا اور عبداللہ بن رشید البغدادی جو بعد میں ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے نام سے جانے گئے'' مجلس شوریٰ المجاہدین کے امیر مقرر کیے گئے۔ مجلس شوریٰ المجاہدین کے قیام کا مقصد مجاہدین کے آپس کے رابطوں کو مضبوط بنانا۔ ایک دوسرے کی ہر طرح سے مدد کرنا اور مل کر دشمن کے خلاف کاروائیاں کرنا وغیرہ شامل تھا۔ مجلس شوریٰ المجاہدین کے قیام کے بعد ایک نئے دور کا آغاز ہوا جس میں امریکیوں کے نقصانات اندازوں سے کئی گناہ بڑھ گئے مجاہدین کے حوصلے بلند ہونا شروع ہو گے۔ مجاہدین کے مختلف دستے تیار کیے گئے جن میں سنائپرز، بارودی سرنگ بچھانے کے ماہرین، رات کو امریکی وعراقی فوج کی وردی میں ملبوس دشمن پر کاری ضرب لگانے والے دستے، جاسوسی کا بہترین نظام قائم کیا گیا، استشہادین وفدائین دستے وغیرہ تیار کیے گئے جنہوں نے اللہ کی نصرت سے امریکیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ امریکیوں نے مجاہدین کی اس طاقت اور وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے دن رات منصوبہ بندیاں شروع کر دیں اور اس کا توڑ یہ نکالا کہ ڈالروں کو پانی کی طرح بہایا گیا اور مرتدین وروافض پر مشتمل ملیشیات اور صحوات کا جال بچھا دیا ان صحوات وملیشیات کے کمانڈروں ولیڈران کو سونے، ڈالروں ولائتی شراب اور امریکن ویورپین نوجوان لڑکیاں عیاشی کے لیے پیش کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجاہدین کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شروع ہو گئیں اور شہادتوں کے سلسلے کے ساتھ قید وبند کی صعوبتوں کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ بعض اوقات اپنے کسی قریبی ساتھی کو اپنے گھر والوں کی خیریت دریافت کرنے کے لیے بھیجتے اور ان کے گھر والے واپسی پر کپڑے اور باقی کچھ ضرورت کا سامان بھیجا کرتے۔ جون ۲۰۰۶ء عیسوی ''جمادی الاول ۱۴۲۷ھ ہجری'' میں اسی طرح واپسی پر اردن کی خفیہ ایجنسیاں جو پیچھا کر رہی تھی نے پولیس کی وردی میں ملبوس ناکا لگا کر تلاشی کے بہانے ایک چپ جس کو ڈرون یا فضائی حملے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے سامان میں چھپا دی۔ جب سامان ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو اسی سامان میں چھپائی گئی چپ کی وجہ سے ۷ جون ۲۰۰۶ء عیسوی'' ۱۰ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ ہجری'' کو بعقوبہ شہر کے قریب ایک گھر پر امریکی فضائیہ نے ایف ۱۶ ہوائی جہازوں دوسو تیس کلوگرام وزنی دولیزر گائیڈ ڈ بم گرائے جس میں ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ شہید ہو گئے۔ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد ۱۲ جون ۲۰۰۶ء عیسوی'' ۱۵ جمادالاول ۱۴۲۷ھ ہجری'' کو امیر قاعدۃ الجہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے ابو حمزہ المہاجر کو تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کا امیر مقرر کر دیا۔

ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین اور مجاہدین کے لیے بہت بڑا نقصان تھا کیونکہ امیر تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ مجاہدین میں ریڑھ کی ہڈی کی حثیت رکھتے تھے ان کی ذہانت نے امریکیوں کی ناک میں دم کیا ہوا تھا امریکیوں کے لیے خوف کی علامت بن چکے تھے۔ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد ایک طرف مرتدین وروافض پر مشتمل صحوات وملیشیات نے مجاہدین کی وحدت کو کافی نقصان پہنچا رہے تھے تو دوسری طرف میڈیا کے ذریعے مجاہدین کے خلاف محاذ شروع کیا ہوا تھا مجاہدین کو امت اور دین کا دشمن بنا کر پیش کیا جا رہا تھا۔ مجاہدین کے اندر بھی اختلافات پیدا کرنے کی کوشش جاری تھی جاسوس مجاہدین کی صفوں میں شامل کیے جا چکے تھے جو مجاہدین کی صفوں میں انتشار کا باعث بن رہے تھے یہ حالات مجاہدین کے لیے ایک بار پھر امتحان ثابت ہو رہے تھے۔

ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ کو قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کا امیر مقرر کیا گیا۔ اور ساتھ ہی مجلس شوریٰ المجاہدین مخلص قبائل اور مخلص مجاہدین کے دستوں نے حالات اور وقت کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ کو ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت کا جواب دینے کے لیے ایسا فیصلہ کیا کہ جس نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ کر ایک نئے دور کا آغاز کر دیا۔ مجلس شوریٰ المجاہدین میں موجود جماعتوں ان کے علاوہ

بعض مخلص دستوں اور مخلص سنی قبائل جن کو اللہ تعالیٰ نے مختلف علاقوں میں تمکین عطا کی ہوئی تھی نے مل کر فیصلہ کیا کہ تمام جماعتوں، دستوں اور تنظیموں وغیرہ کو ختم کر کے تمام مجاہدین کو ایک امیر کی بیعت میں جمع کر دیا جائے اور جن جن علاقوں میں اللہ نے تمکین عطا کی ہے ان سب کے مجموعے پر امارت کے قیام کا اعلان کر دیا جائے جس کے لیے اس پر بھی غور کیا گیا کہ تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کی امارت میں بیعت کر لی جائے لیکن پھر فیصلہ اس سے بالاتر صرف اور صرف اللہ کی رضا کے حصول اور زمین پر اس کے دین کے قیام کی خاطر کیا گیا اور اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا۔

ہر لحاظ سے غور وفکر کے بعد جو فیصلہ ہوا وہ یہ کہ اب ایک ایسی دولۃ کے قیام کا اعلان کیا جائے جس کا مقصد پوری دنیا میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کرنا ہو جو رہنمائی صرف اور صرف اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ سے لے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے۔ تمام مجاہدین پر فرض ہوگا کہ وہ اس کی بیعت اور اس کے امیر کی اطاعت کریں۔ اس کا دشمن اللہ کا دشمن اور اس کا دوست اللہ کا دوست ہوگا۔ یہ ایک آزاد اور خود مختار دولۃ ہوگی جو اپنے معاملات خود طے کرے گی۔ صرف اور صرف اللہ پر توکل اور بھروسہ کرے گی۔ اس کا منہج قرآن وسنت اور اور اس کی جدوجہد ایک ہاتھ میں اللہ کی کتاب اور دوسرے میں تلوار ہوگی، اللہ کی زمین پر صرف اور صرف اللہ کا نظام اور امت کو اس کا اصل مقام دلانے کی راہ میں کوئی بھی اس کی راہ میں حائل ہوا تو اس کو بزور قوت ہٹانا فرض ہوگا۔ زمین کو فتنے سے پاک اور دین صرف اور صرف اللہ کے لیے کرے گی۔

مجلس شوریٰ المجاہدین نے اس منشور کے تحت وہ تمام علاقے جن پر مجاہدین کو اللہ نے اختیار و تمکن دیا ہوا تھا پر مشتمل الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کا اعلان کے ساتھ اس حوالے سے تنظیم القاعدۃ کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو آگاہ کیا تو انہوں نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر نہ صرف تنظیم قاعدۃ الجہاد فی فلاد الرافدین کو ختم کرنے کا اعلان کیا بلکہ انہوں نے امیر تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین ابو حمزہ المہاجر کو حکم دیا کہ وہ، تنظیم قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین کو تحلیل کر کے تمام مجاہدین سمیت الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی بیعت کر لیں۔ اور وقتاً فوقتاً الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے حق میں اللہ سے دعا اور بیان بھی جاری کرتے رہے

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۶ عیسوی'' ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۷ ہجری'' کو مجلس شوریٰ المجاہدین نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کا اعلان کیا۔ اور ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کو امیر مقرر کر کے ان کی بیعت کی گئی۔ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ نے ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ کو وزیر حرب مقرر کر دیا۔ مجلس شوریٰ المجاہدین کو بھی الدولۃ الاسلامیۃ العراق میں ضم کر کے اس کا وجود ختم کر دیا گیا ایک طرف مجاہدین اسلام کی خوشی قابل دید تھی تو دوسری طرف امریکی وکافر صلیبی یہ کہتے دیکھائی دے رہے تھے کہ یہ وہی کالے جھنڈوں والا لشکر ہے جس کا یہود ونصاریٰ سمیت مختلف مذاہب کی کتب میں ذکر ہے اگر ان کو کچلا نہ گیا تو یہ کل کو اپنا جھنڈا واشنگٹن میں وائٹ ہاوس پر لہرا دیں گے۔ اللہ اکبر

بڑے بڑے جہادی علما نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی تائید کی اور باقاعدہ نہ صرف امت کو اس کی نصرت پر ابھارہ بلکہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی نصرت کو فرض قرار دیا۔ ان میں شیخ اسامہ بن لادن، شیخ انور العولقی، شیخ ابو یحیٰ اللیبی وغیرہ سرفہرست تھے۔

۵ اکتوبر ۲۰۰۶ عیسوی'' ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۷ ہجری'' کو ایک ایسی دولۃ وجود میں آئی جس کا نظام، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی طرز پر ہے جن علاقوں کے مجموعے پر الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا قیام عمل میں لایا گیا ان میں ولایہ بغداد کا کچھ علاقہ، الانبار، دیالہ، کرکوک، صلاح الدین، نینویٰ، بابل اور واسط کے کچھ کچھ علاقے شامل تھے بعقوبہ کو دار الخلافہ نامزد کیا گیا۔ ایسی الدولۃ الاسلامیۃ العراق جس کی شوریٰ عراق وشام سمیت عرب کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے ایسے اہل علم ودانش عالم باعمل، اہل الحل والعقد حضرات پر مشتمل قرار پائی جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے مطابق صحیح معنوں میں غرباء اور اللہ کے اولیا وابدال تھے جن میں سرفہرست ابو دعا ''ابو بکر البغدادی'' ابرہیم بن عواد السامرائی حفظہ اللہ تھے۔ اب الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے ایسے سفر کا آغاز کیا جس میں اس کا توکل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا اور اس کے فیصلے اس کی شوریٰ کے علم ودانش کا مظہر اور اس کے امیر کے حکم

سے میدان عمل میں لائے جاتے۔اللہ تعالیٰ نے اسے ابوعمر البغدادی اور ابوحمزہ المہاجر کی امارت میں دن بدن ایک طرف کامیابیوں سے نوازنا شروع کردیا تو دوسری طرف اس کے دشمنوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ اس کے قیام کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اہل عراق کو دوخیموں میں تقسیم کردیا۔ایک خیمہ ایسا جس میں ایمان ہی ایمان ذرہ نفاق نہ تھا جس کی قیادت الدولۃ الاسلامیۃ العراق کررہی تھی تو دوسری جانب ایسا خیمہ جس میں نفاق ہی نفاق ذرہ ایمان نہیں۔جس میں عراق کے تمام مادہ پرست،روافض،منافق،مرتدین وکفار جمع ہوگئے اور اس کی قیادت بظاہر امریکہ لیکن حقیقت میں دجال کے ہاتھ میں تھی۔اس طرح عراق واضح دوخیموں میں تقسیم ہوگیا۔

دوسری بڑی کامیابی جو اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کو عطا کی وہ یہ تھی کہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق میں مجاہدین کی تعداد دن بدن بڑتی جانے لگی جو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی کے اس فیصلے کا مظہر تھی جو انہوں نے ابودعا ابراہیم بن عواد السامرائی ''ابوبکر البغدادی'' کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی ولائیتوں کے دعوتی وتنظیمی معاملات میں سربراہ مقرر کردیا۔ابودعا،ابراہیم بن عواد السامرائی ''ابوبکر البغدادی'' ایک ولائت سے دوسری تک کا سفر کرتے لوگوں کے معاملات کو سنجیدگی سے سنتے ان میں حق کے ساتھ انصاف کا فیصلہ کرتے اور مجاہدین کے آپس کے معاملات کو بہت ہی احسن طریقے سے انجام دیتے اور دعوت کے میدان میں اللہ نے جو دین کے علم سے نوازہ ہوا تھا اس سے استفادہ کرتے ہوئے دین الٰہی کی نصرت کی خاطر لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے اور ان کی الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے ساتھ بیعت کی فرضیت بیان کرکے امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کی بیعت کرنے پر ابھارتے جس کے نتیجے میں لوگ جوک درجوک الدولۃ الاسلامیۃ العراق میں شامل ہوتے چلے گئے۔

تیسری بڑی کامیابی جو اللہ نے عطا کی وہ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کے اس فیصلے کا مظہر تھی جو انہوں نے ابوحمزہ المہاجر کو بطور وزیر حرب مقرر کیا۔جس وزیر کی وزارت نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو تاریخی جانی ومالی نقصان سے دوچار کیا۔ابوحمزہ المہاجر نے ایک طرف مجاہدین کے استشہادی دستوں کی قیادت کے ذریعے امریکیوں کو خون میں نہلایا تو دوسری طرف اسنائپر مجاہدین کے دستے تھے جنہوں نے پورے عراق میں امریکیوں کی انکھوں کے نشانے لے کر ان کی ایسی کھوپڑیاں اڑائیاں کے امریکیوں پر اتنا خوف طاری ہوگیا کے وہ عراق کی گلیوں اور سڑکوں میں پیدل گشت تو دور کی بات اپنی گاڑیوں سے اپنا سر تک باہر نکالنے کی جرات نہ کرتے کہ کہیں اسنائپر سے کھوپڑی ہی نہ اڑادی جائے۔تیسری طرف ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے بارودی سرنگ بچھانے کی ایسی ماہرین ٹیمیں تشکیل دیں کہ جو سڑکوں پر بارودی سرنگ بچھا کر کئی کئی دن حتیٰ کہ ایک ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ امریکیوں کے کانوائے کا انتظار کرتے اور جیسے ہی دجالی قوت کی حامل گاڑیوں پر مشتمل امریکی کانوائے گزرتا تو ان کی گاڑیوں کا اللہ کی نصرت سے ہوائی جہاز بنا ڈالتے جو امریکیوں کو سیدھا جہنم رسید کرکے ملبے کی شکل میں زمین پر اترتا جس سے اللہ مجاہدین و امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کے حوصلوں کو مزید تقویت کے ساتھ ساتھ مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرتا۔ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ کی اللہ کی قیادت میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے مجاہدین کی اللہ کی راہ میں قربانیوں نے امریکیوں کو ان کی قلعہ نما فوجی چھاونیوں میں بند ہونے پر مجبور کردیا اور وہاں بھی اللہ نے ان کو چین میں نہیں رہنے دیا ان پر مجاہدین کے خوف کا ایسا عالم طاری تھا کہ ان کو یقین تھا کہ وہ عراق سے صحیح سلامت واپس نہیں جاسکیں گے اور مجاہدین کے ہاتھوں بدترین موت کا شکار ہوں گے ان کے اسی خوف نے لاکھوں امریکیوں کو خودکشی کے ذریعے جہنم رسید ہونے پر مجبور کردیا۔امریکہ اور اس کے اتحادی الدولۃ الاسلامیۃ العراق کو اپنا صف اول کا دشمن قرار دیتے اور کئی بار میڈیا پر بھی اس کا اقرار کرتے کہ اگر الدولۃ الاسلامیۃ العراق کا خاتمہ نہ کیا گیا تو امریکہ ومغرب سمیت پورا اقوام عالم کے لیے شدید خطرہ ثابت ہوگی۔

اب امریکیوں نے امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی سمیت باقی قیادت کو تلاش کرکے شہید کرنے کے لئے ہزاروں ولاکھوں جاسوس بھرتی کیے جن پر عربوں ڈالر صرف کیے اور کئی مرتبہ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کو شہید کرنے کے دعوے کیے گئے اور اس پر باقائدہ وائٹ ہاوس میں جشن تک منائے گئے لیکن ان کے ان دعوں پر اس وقت پانی پھر جاتا جیسے ہی امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی

رحمہ اللہ کا آڈیو پیغام جاری کیا جاتا۔ جس کے بعد انہی امریکیوں اور ان کے اتحادیوں کو ان کے اپنے طنز و تنقید کا نشانہ بناتے اور ان کو جھوٹا و نا کام تک قرار دیتے۔

۱۸ اپریل ۲۰۱۰ء عیسوی "۴ جمادی الاول ۱۴۳۱ ہجری" کو امریکی و روافض اپنے جاسوسوں کے ذریعے اس مقام کا پتہ چلانے میں کامیاب ہو گئے جہاں امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق موجود تھے امریکی و روافض و مرتدین پر خوف کا یہ عالم تھا کہ آمنے سامنے مقابلہ کرنے کی بجائے وہاں پر میزائل برسائے گئے جس میں امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق شہید ہو گئے۔ دوسری طرف اسی دن امریکی و روافض و مرتدین اپنی خفیہ ایجنسیوں اور جاسوسوں کے ذریعے وزیر حرب الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ کا پیچھا کرتے ہوئے ان تک پہنچ گئے جب وہ اپنے بیوی بچوں سے ملنے ان کے پاس گئے۔ وزیر حرب الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ کو شہید کر دیا اور ان کی بیوی حسنہ اور بچوں کو امریکیوں نے گرفتار کر لیا جو آج تک امریکیوں کی قید میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور کفار کی قید سے رہائی نصیب کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق اور وزیر حرب کی ایک ہی دن شہادت نے مجاہدین کو ایسے صدمے سے دوچار کیا جیسے پاوں سے زمین اور سر سے آسمان کسی نے چھین لیا ہو۔ مجاہدین اسلام کے لیے یہ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی شہادت اور اس کے بعد دوسرا سب سے بڑا نقصان اور صدمہ تھا۔ مجاہدین سمجھتے تھے اور اس کا اظہار یوں کرتے کہ ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ اور ابوحمزہ المہاجر جیسے امیر اب ہمیں کہاں ملیں گے۔ لیکن اللہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا کون ہے اور اللہ سے بڑھ کر چال چلنے والا کون ہے بے شک کوئی نہیں۔ اللہ اکبر۔

اللہ تعالیٰ نے وقت اور ضرورت کے مطابق مجاہدین کو امرا سے نوازا۔ جب ایک امیر کی ذمہ داری پوری ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ اسے شہادت کی صورت میں اپنے انعام سے نواز کر اس کی جگہ اس وقت کی مناسبت اور تقاضے کے لحاظ سے دوسرا امیر لے آتے اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ جب بھی جس نام کے ساتھ اور جس صورت میں بھی موجود تھی خواہ وہ "مکتب الخدمت" کے نام سے ہو یا پھر "تنظیم قاعدۃ الجہاد"، "قاعدۃ الجہاد فی بلاد الرافدین" ہو یا پھر "مجلس شوریٰ المجاہدین"، "الدولۃ الاسلامیۃ العراق" ہو یا "الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام" اللہ تعالیٰ نے اسے ایک امیر سے محروم کیا تو اس سے بڑھ کر دوسرا عطا کیا اور پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے انصار خواہ وہ افغان طالبان کی صورت میں ہوں یا پاکستانی طالبان و قبائل کی صورت میں یا پھر کسی بھی نام اور کسی بھی سطح پر، ان کی نصرت کی اور ان کے دشمنوں کو رسوا کیا۔

امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ اور وزیر حرب ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ کی ایک ہی دن شہادت کے بعد الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے نئے امیر پر اختلاف پیدا ہو گیا اور اختلاف کی وجہ یہ تھی کہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی شوریٰ نے نئے امیر کے لئے ابراہیم بن عواد ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے نام پر اتفاق کیا لیکن وہ اس پر راضی نہ تھے۔ کیونکہ ان کو اس ذمہ داری کی اہمیت کا احساس تھا۔ لیکن کافی دنوں کی کوشش کے بعد ان کو راضی کر لیا گیا۔

۱۶ مئی ۲۰۱۰ء عیسوی "۲ جمادی الثانی ۱۴۳۱ ہجری" کو ابوبکر البغدادی القریشی الحسینی السامرائی کو امیر مقرر کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ جب آپ کو امیر مقرر کیا گیا اس وقت آپ کی عمر 40 سال تھی اور آپ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے دوسرے امیر مقرر ہوئے۔ پہلے امیر کی شہادت کے بعد امارت کے معاملے پر اختلاف واقع ہوا لیکن اس کو خوش اسلوبی سے حل کر کے آپ کے ہاتھ پر سب سے پہلے جن افراد نے بیعت کی وہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی شوریٰ تھی جو ایسے افراد پر مشتمل تھی جو سرزمین عراق پر موجود غرباء اور اللہ کے اولیا و ابدال تھے جنھوں نے اپنی زندگیاں اللہ کو آخرت کے بدلے بیچ دی ہوئی ہیں جنھوں نے اللہ کے دین کے قیام کی خاطر اپنے مال و اولاد کی قربانی دے کر ابراہیم علیہ اسلام کی ملت پر ہونے کا ثبوت عملی ثبوت دیا۔ جن کے فقر و فاقے نے نوح علیہ اسلام کی سنت کو زندہ کیا۔ جن کے ہر ہر عمل میں کسی نہ کسی نبی کی سنت جھلکتی ہے۔ ان کی زندگی کو دیکھا جائے تو انہوں نے اپنے نبی محمد ﷺ کی اس طرح پیروی کی جیسے صحابہ اکرام نے کی۔ یہ وہ اولیا و ابدال ہیں جنھوں نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے پہلے امیر ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی پھر ان کے بعد ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کو امیر مقرر کیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے تمام مجاہدین سمیت

عراق کے مختلف مخلص مسلم قبائل نے بھی بیعت کر لی۔

ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ ۱۹۷۱ عیسوی ''۱۳۹۱ ہجری''میں عراق کے شہر سامرا میں پیدا ہوئے جس گھرانے میں آپ نے آنکھ کھولی وہ گھرانہ انتہائی دین دار ہونے کے علاوہ علم و عمل میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا آپ کے بھائی اور چچا مبلغ دین اور عربی لغت، بلاغت اور منطق کے اساتذہ ہیں۔ایسے گھرانے میں آپ کی پرورش اور تربیت ہوئی۔آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے، شیخ المجاہد، عابد، زاہد، مجاہدین کے دستوں کے قائد، ابراہیم بن عواد، ابوبکر القریشی الحسینی البغدادی حفظہ اللہ جو عرموش بن علی بن عید بن بدری بن بدرالدین بن خلیل بن حسین بن عبداللہ بن ابراہیم الاواہ بن الشریف یحییٰ عزالدین بن شریف بشیر بن ماجد بن عطیہ بن یعلی بن دوید بن ماجد بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن الشریف ادریس بن جعفر الزکی بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن مسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابوطالب اور فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم) کے پوتے ہیں۔

آپ اسلامی شریعت کے علم کے حصول کے لیے جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بغداد سے بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی کر کے فارغ التحصیل ہوئے اس کے علاوہ آپ کو تاریخ اور معزز نسبوں کے علوم پر کافی عبور حاصل ہے۔آپ کا قرآن کے حافظ ہونے کے ساتھ اللہ نے آپ کو قرآن کا فی سمجھ عطا کی ہوئی ہے اور احادیث کے علم میں کافی عبور حاصل ہے اس کے علاوہ فتنوں اور آخر زمان کی احادیث اور علم میں عبور حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہانت سے نوازا ہوا ہے جس کا ثبوت آپ کی عملی زندگی اور اوراس کے نتائج پوری دنیا کے سامنے ہیں۔آپ میں غیرت الٰہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جس وجہ سے آپ کی دین کے لیے سنجیدگی نا قابل بیان ہے۔عراق پر امریکی حملے سے قبل آپ مختلف مساجد میں خطیب کے ساتھ ساتھ مدرس بھی رہ چکے ہیں علمی طبقے میں آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا دنیا میں آنے کا اصل مقصد تزکیہ اور اس کی خاطر صلاۃ کے جزوی بنیادی رکن خلافت کے قیام کی فرضیت اور اس کے لیے جہاد و قتال کی فرضیت تاکہ دنیا میں دین صرف اور صرف ایک اللہ ہی کے لیے ہو جائے پر آپ کی زیادہ توجہ مرکوز تھی اور لوگوں کو قتال پر ابھارتے ۔جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو اس کے فوراً بعد آپ جہاد و قتال کے لیے کھل کر میدان میں آ گئے اور جن کے لیے آپ اللہ کی ہدایت کا ذریعہ بنے ان لوگوں نے آپ کے گرد جمع ہونا شروع کر دیا تو آپ نے قتال فی سبیل اللہ کی خاطر ''جماعت جیش السنہ والجماعت'' کی بنیاد رکھی۔جب بومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کی کوششوں سے جنوری ۲۰۰۶ عیسوی''ذوالحج ۱۴۲۶ ہجری'' میں مجلس شوریٰ المجاہدین کے نام سے تمام جہادی جماعتوں کا اتحاد قائم ہوا تو آپ سب سے پہلے لبیک کہتے ہوئے اپنی جماعت سمیت مجلس شوریٰ المجاہدین میں شامل ہو گئے۔پھر اس کے کچھ ہی عرصہ بعد جب الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی بنیاد رکھی گئی تو آپ کو اس کی شوریٰ سربراہ بنا دیا گیا۔پھر جب امیر الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ کی شہادت ہوئی تو آپ کو امیر مقرر کیا گیا۔

آپ کی امارت میں الدولۃ االاسلامیۃ العراق نے ایک نئے دور کا آغاز شروع کر دیا۔آپ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی اس پالیسی کو تبدیل کر دیا جو الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے القاعدۃ کی قیادت کی طرف سے اپنائی ہوئی تھی جس کے مطابق روافض کو نشانہ نہ بنایا جائے۔حالانکہ روافض ایران اور امریکہ کی پشت پناہی میں عراق میں جو ظلم و بربریت کی انتہا کی اس وجہ سے الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے روافض کو نشانہ بنانا شروع کیا تو القاعدۃ کی قیادت نے القاعدۃ کے مفادات کی خاطر الدولۃ الاسلامیۃ العراق کو یہی رائے دی کہ روافض کو نشانہ نہ بنایا جائے تو ہر بار الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے القاعدۃ کے جہادی امرا کی قربانیوں کا ادراک اور ان کا احترام کرتے ہوئے اسی میں اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہوئے اپنا ہاتھ روک لیا حالانکہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق ،ایران کے خلاف بھی محاذ کھولنے کے نہ صرف حق میں تھی بلکہ اس کی تیاری بھی کر چکی تھی۔القاعدۃ ایسا کیوں چاہتی تھی کہ روافض کو نشانہ نہ بنایا جائے اس کے اس میں کیا مفادات تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ 11-9 کے بعد جب مجاہدین پر دنیا کے ہر خطے پر مجاہدین کا پیچھا کیا جا رہا تھا اور ان پر زمین تنگ کی جا چکی تھی تو القاعدۃ کے بہت سے امرا سمیت کافی تعداد میں مجاہدین نے ایران کے بلوچستان میں پناہ اختیار کی۔اور القاعدۃ سمجھتی تھی کہ روافض کو نشانہ بنانے کی صورت میں ایران اپنی سرزمین پر مجاہدین کو نقصان پہنچانا شروع کر دے گا جس سے القاعدۃ کو شدید ترین نقصان پہنچ سکتا ہے۔مجاہدین کی اس پناہ میں حکومت ایران کا کسی قسم کا کوئی کردار نہ تھا البتہ ایران کی خفیہ ایجنسیوں کے پاس ایسی اطلاعات تھیں لیکن ایران یہ جانتا تھا کہ یہ مجاہدین اس کے لیے کسی قسم کا

خطرہ نہیں ہیں کیونکہ یہ مجبور و بے بس ہیں اور اگر ان کے خلاف کاروائی کی گئی تو اس کا ردعمل ایران کے لیے انتہائی تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ ایران کے رافضی انقلاب کے بعد سے جس طرح کافر ایران نے مسلمانوں کی نسل کشی کی ہے اور ان کو جس طرح آج تک دبا کے رکھا ہے اگر ایران ان مجاہدین کے خلاف کاروائی کرتا تو اس سے لگنے والی آگ سے مسلم عوام بھی سر اٹھانا شروع کر دیتے اور اس طرح ایران کا جو عراق، ایران، شام، یمن اور بعض دیگر ممالک کے خطوں پر مشتمل عظیم رافضی فارس کا خواب ہے وہ چکنا چور ہو جاتا۔ اس لیے ایران نے خاموشی کو ہی اپنی پالیسی کا حصہ بنایا جس میں زیادہ مفاد اسی کا تھا۔ اس کے علاوہ ایران سے مسلمانوں کی طرف سے سامان رسد بھی حاصل ہوتا تھا۔

امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر ابغدادی حفظہ اللہ نے روافض کے حوالے سے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی پالیسی کو تبدیل کر دیا۔ دوسری طرف شیخ اسامہ بن لادن رحمہ کی قیادت میں القاعدۃ کی طرف سے بھی کوئی اختلاف سامنے نہ آیا بلکہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق پر اعتماد کا مکمل اظہار کیا گیا۔
لیکن شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد القاعدہ کی قیادت کی طرف سے روافض کو نشانہ بنانے کی شدید مخالفت کی گئی جسے الدولۃ الاسلامیۃ کی قیادت نے نظر انداز کر دیا۔ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی اس پالیسی کو تبدیل کرنے کی جو وجوہات تھیں ان میں بنیادی وجہ یہ تھی کہ صرف اور صرف اللہ پر توکل دوسیری امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر ابغدادی حفظہ اللہ کی علمی بصیرت تھی۔ قرآن واحادیث اور تاریخ کے علم پر عبور رکھنے کی بدولت وہ جانتے تھے کہ صلیبیوں کے عزائم ومقاصد کیا ہیں۔ جب اللہ کی نصرت کرنی ہے تو پھر اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ بھی ان کی نصرت ضرور کرتا ہے جو اس کی نصرت کرتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اللہ نہ چاہے اور اسی طرح نہ ہی کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے جب تک کہ اللہ نہ چاہیں۔ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر ابغدادی حفظہ اللہ کا اللہ پر توکل کا جو عالم ہے وہ بلکل غیر معمولی ہے۔ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابو بکر ابغدادی حفظہ اللہ کی امارت میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے اللہ کی نصرت سے مزید کامیابیاں حاصل کیں اور اپنی طاقت کو مزید مضبوط اور منظّم کیا۔

۲ مئی ۲۰۱۱ء عیسوی ''۲۸ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ ہجری'' میں جب شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی پاکستان کے شہر ایبٹ آباد میں امریکی و ناپاکستان کی کافر افواج کی مشترکہ کاروائی میں شہادت نے امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر ابغدادی حفظہ اللہ کو شدید دکھ اور صدمے سے دوچار کیا۔ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر ابغدادی حفظہ اللہ نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کا بدلہ لینے کا اعلان کر دیا۔ اعلان کے ساتھ ہی پورے عراق کے تمام بڑے شہر کار بم دھماکوں اور بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے گونج اٹھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسے تسلسل سے اور پے در پے دھماکوں اور اس سے ہونے والے امریکیوں، مرتدین اور روافض کے نقصانات کی مثال نہیں ملتی۔ امریکیوں نے اس دوران جتنی خودکشیاں کیں اس کی بھی مثال تاریخ میں نہیں ملے گی۔ امریکی فوج کی اس حالت نے امریکی صدر یہودیوں کے خچر اوبامہ کو عراق سے انخلا کا اعلان کرنے پر مجبور کر دیا۔ لہذا ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء عیسوی ''۲۳ ذوالقعد ۱۴۳۲ھ ہجری'' کو امریکی صد یہودیوں کے خچر اوبامہ نے اعلان کر دیا کہ ۱۵ دسمبر ۲۰۱۱ء عیسوی ''۱۹ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ ہجری'' تک تمام امریکی فوج واپس آجائے گی حالانکہ اس سے پہلے فروری ۲۰۰۹ء عیسوی ''صفر ۱۴۳۰ھ ہجری'' میں جب یہ صدر بنا تھا تو اس اعلان کیا تھا کہ ۵۰۰۰۰ ''پچاس ہزار'' امریکی فوج عراق میں ہی رہے گی باقی ۱۸ مہینوں تک واپس آجائے گی۔

۱۵ مارچ ۲۰۱۱ء عیسوی ''۱۱ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ ہجری'' میں شامی صدر بشار الاسد الخنزیر کے خلاف ہونے والے احتجاج نے شدت اختیار کر لی تو اس کو دبانے کے لیے رافضی بشار اسد نے حکومتی رافضی، نصیری و مرتد فوج کو تشدد کے ذریعے عوامی احتجاج کو ختم کرنے کا حکم دیا تو فوج نے اس کے حکم پر ظلم و بربریت کی تمام حدیں پار کر دیں۔ مسلم بستیوں کی بستیوں پر اپنے جنگی ہوائی جہازوں کے ذریعے ہزاروں بیرل بم گرا کر صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا، عوام پر ٹینک چڑھا دیئے۔ ہزاروں کی تعداد میں نوجوان عورتوں کی عصمت دری کر کے زندہ درگور کرنے کے واقعات عام ہو گئے۔ چار لاکھ سے زائد مسلم عوام کا قتل عام اور دو کروڑ سے زائد کو در بدر کی ٹھوکریں کھانا پڑیں۔ ہزاروں نوجوان عورتوں کو جیلوں میں بند کر کے اپنی درندگی کا نشانہ بنایا گیا۔ صلیبی و کافر دنیا امریکہ کی سرپرستی میں یہود کے عظیم اسرائیل کے خواب کو حقیقت کی شکل دینے کے لیے ایک طرف بشار حکومت کی پشت پناہی شروع کر دی تو دوسری طرف عرب مرتدین

کفار نے اسرائیل سے دوستی کا حق ادا کرنے کے لئے درباری جہاد کا اعلان کرتے ہوئے آزاد شامی فوج کی بھرپور نصرت شروع کر دی۔ جس کا جہاد جمہوریت کی بالادستی کے نعرے پر تھا۔ دونوں طرف سے عام مسلم عوام کی جان و مال اور عزت کو خوب لوٹا گیا۔ جس کے نتیجے میں ماوں، بہنوں، بچوں نے امت کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔ ساری دنیا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

تو اس وقت اگست ۲۰۱۱ء عیسوی ''رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ ہجری'' کو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے آدھے مجاہدین جن میں اکثریت بہترین گوریلہ کاروائیوں کے ماہر شامی مجاہدین کی تھی کو بیت المال سے آدھا حصہ دے کر ابومحمد الجولانی ''اس سے پہلے شام سے تعلق رکھنے والے ابومحمد الجولانی کو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے ولایت نینویٰ کا گورنر مقرر کیا ہوا تھا'' کی قیادت میں شام روانہ کیا اور حکم دیا کہ اہل ایمان کی نصرت ان کے جان و مال کی حفاظت کی خاطر بشار حکومت سے قتال اور وہاں موجود مجاہدین سمیت پوری دنیا سے آنے والے مجاہدین کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کر کے شام میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی ذیلی تنظیم قائم کی جائے۔ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے مجاہدین نے دیکھتے ہی دیکھتے شام کے کئی علاقوں کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ شام کی حکومتی افواج کو ناکوں چنے چبوائے۔ اسی دوران ۲۳ جنوری ۲۰۱۲ء عیسوی ''۲۸ صفر ۱۴۳۳ھ ہجری'' کو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے حکم پر ''جبهة النصرة'' کے قیام کا اعلان اور ابومحمد الجولانی کو اس کا امیر مقرر کیا گیا۔ دن بدن عرب اور یورپی ممالک سے امت مسلمہ کے نوجوانوں نے نبی ﷺ کی احادیث کی روشنی میں قتال فی سبیل اللہ کی خاطر مبارک سرزمین شام کا رخ کرنا شروع کر دیا اور جبهة النصرہ بہت تیزی سے ایک بڑی جماعت بن کر ابھر آئی۔ دنیا اس کے قیام کی حقیقت سے بلکل ناآشنا تھی اس کے قیام کے حقائق کو خفیہ رکھنا امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی حکمت عملی تھی۔ یورپ و عرب ممالک سے آنے والے مجاہدین کی اکثریت جبهة النصرہ میں شامل ہوتی گئی اس وقت تک جبهة النصرہ کے بروئے کار تمام وسائل اور اسلحہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی طرف سے مہیا کیا جاتا رہا۔ مختلف ممالک بلخصوص سعودی عرب نے اس میں اپنا اثر رسوخ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ سعودی عرب سے بعض درباری علما اور آل سلول کی خفیہ ایجنسیوں کے اہل کاروں کو شام میں بھیج کر اس جماعت میں شامل کیا گیا اور ساتھ ساتھ غیر معمولی مالی امداد اور اسلحہ بھی انہیں درباری علما اور آل سلول کے اہلکاروں کے ذریعے فراہم کیا جاتا رہا جس وجہ سے آل سلول کے درباری علما و خفیہ ایجنسیوں کے اہلکار جبهة النصرہ کی پالیسی پر باآسانی اثر انداز ہونا شروع ہو گئے قیادت کی اکثریت آل سلول کے وفاداروں کے ہاتھوں میں چلی گئی جس کے نتیجے میں بہت سے مخلص مہاجرین جو اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام خلافت کے قیام کا خواب آنکھوں میں سجا کر آئے تھے اور آ رہے تھے نے جبهة النصرہ کی غلط پالیسیوں اور آل سلول کی طرف جھکاو کی وجہ سے علیحدہ جہادی تنظیمیں قائم کرنا شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ امریکہ و مغرب کی سرپرستی میں بہت سی صحوات ملیشیات بھی وجود میں آ گئیں۔

یہ تمام اطلاعات باہم امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ تک پہنچ رہی تھیں۔ جہاد کے ثمرات ظائع ہوتے نظر آ رہے تھے۔ امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے حکم کی دھجیاں اڑائی جانے لگیں تو الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی شوریٰ نے اس معاملے پر مختلف پہلووں سے غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ جبهة النصرہ کے قیام کے حقائق کو واضح کرتے ہوئے جبهة النصرہ کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق میں ضم کرتے ہوئے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کا اعلان کر دینا چاہیے۔

۸ اپریل ۲۰۱۳ء عیسوی ''۲۷ جمادی الاول ۱۴۳۴ھ ہجری'' کو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے ایک آڈیو بیان جاری کیا جس میں واضح کیا کہ جبهة النصرہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی ذیلی تنظیم ہے اسے الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے قائم کیا اور اس کی مالی و ہر طرح کی امداد بھی الدولۃ الاسلامیۃ العراق ہی نے کی اور جبهة النصرہ اور دولۃ الاسلامیۃ العراق کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام میں ضم کر کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے قیام کا اعلان کر دیا۔

ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کا امیر مقرر کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ اس اعلان کے دوسرے ہی دن بعد ابومحمد الجولانی

نے یہ کہہ کر جبہۃ النصرہ کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام میں ضم نہ کرنے کا اعلان کیا کہ ایک تو ان سے یا جبہۃ النصرہ کی قیادت میں سے کسی سے اس بارے میں مشورہ نہیں کیا گیا اور دوسرا یہ کہ جبہۃ النصرہ نے القاعدۃ کی بیعت کر لی ہے اور جبہۃ النصرہ القاعدۃ کی ذیلی تنظیم ہے۔اس طرح ابو محمد الجولانی نے بغیر کسی شرعی عذر کے امیر المومنین کی اطاعت کی بجائے نافرمانی اور امانت میں خیانت کر کے نہ صرف گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا بلکہ فتنہ پیدا کرنے کا موجب بنا۔

دوسری طرف القاعدۃ کے امیر ڈاکٹر ایمن الظواہری کی طرف سے غدار اور خائن کی بیعت قبول کر لی گئی اور با قاعدہ حمایت بھی کی گئی اور اس معاملے کی وضاحت پر کوئی بیان جاری نہ کیا گیا جس کی وجہ سے عام مجاہدین کی کافی تعداد حقائق کے برعکس غلط فہمی کا شکار ہوئی۔

الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے قیام کے اعلان کے ساتھ ہی جبہۃ النصرہ میں موجود ان تمام مجاہدین جن کو امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے عراق سے شام بھیجا تھا ان سمیت دیگر مہاجرین وانصار کی کثیر تعداد نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کرنا شروع کر دی اور اپنے زیر اختیار علاقوں کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے اختیار میں دینا شروع کر دیا اسی دوران مئی ۲۰۱۳ عیسوی ''رجب ۱۴۳۴ ہجری'' میں امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے شام کی مختلف ولائیتوں کا دورہ کیا جس کے نتیجے میں جبہۃ النصرہ میں موجود مہاجرین کی کثیر تعداد نے اسے چھوڑ کر امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کر لی۔اس طرح شام کے کافی وسیع علاقے پر الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کا پرچم لہرانے لگا تو اس کے رد عمل میں جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی میں موجود آل سلول کے اہل کاروں اور منافقین نے مہاجرین کا قتل عام شروع کر دیا امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے حکم پر کسی قسم کی جوابی کاروائی نہ کی گئی بلکہ اس سلسلے کو روکنے کے لئے کوشش کی گئی اس وجہ سے کہ خون دونوں طرف مخلص مجاہدین کا ہی بہے گا امیر المومنین کو حقائق کا بخوبی ادراک تھا۔ لیکن جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کی طرف سے خلاف توقع مہاجرین کی قتل وغارت گری کو جاری رکھا گیا۔دوسری طرف صلیبیوں کے آلہ کار مرتدین ومنافقین بھی ڈالروں کے عوض اس فتنے کو ہوا دینے کے لیے اور اس میں موجود مخلص مجاہدین جو حقائق سے غافل غلط فہمی کا شکار تھے کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے مجاہدین کے قتل پر ابھارنے کے لئے جبہۃ النصرہ کے مخلص مجاہدین وعلماء کو قتل کر کے اس کا الزام الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام پر لگا دیتے۔جب معاملہ برداشت سے باہر ہو گیا تو مجبوراً امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے شوریٰ کے فیصلے کے مطابق آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کا، اور قتل کے بدلے قتل کا حکم فرمایا۔جب اس پر عمل کیا گیا تو جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی میں موجود آل سلول کے درباری علماء واہلکاروں نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور طاغوتی میڈیا کے ذریعے اس معاملے کو پوری دنیا میں دن رات خوب اچھالا گیا۔ الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کو اس دوران پوری دنیا میں خوارج بنا کر پیش کیا گیا۔ مہدی کے اس لشکر کو ابلیس کا لشکر بنا کر امت کو خوب گمراہ کیا گیا یہ وقت الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام پر کٹھن ترین وقت تھا جس کسی نے اپنی زبان کھولی تو ملامت ہی کیا اور کوئی نہ کوئی الزام ہی لگایا۔

اس دوران جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کی قیادت کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا جس میں ڈاکٹر ایمن الظواہری کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ فتنہ آپ کی خاموشی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔آپ اس پر شہادت دیں کہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے القاعدۃ کی بیعت کی ہوئی ہے۔اور اس فتنے کو ختم کروائیں جس کے جواب میں بجائے اس کے کہ امیر القاعدۃ ڈاکٹر ایمن الظواہری حق بیان کرتے جس سے نہ صرف فتنہ ختم ہوتا بلکہ امت اور بلخصوص مجاہدین میں وحدت پیدا ہوتی بلکہ جون ۲۰۱۳ عیسوی ''شعبان ۱۴۳۴ ہجری'' کو امیر القاعدۃ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے ایک بیان جاری کیا جس میں بے بنیاد دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق نے القاعدۃ کی بیعت کی ہوئی ہے جس میں مکمل طور پر ناکام رہے اور ساتھ ہی ''الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کو شام کے تمام علاقے جبہۃ النصرہ کو دے کر واپس عراق چلے جانے کا حکم دے دیا اور کہا کہ عراق کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے'' یہ حکم دے کر ڈاکٹر ایمن الظواہری نے جہاں جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کے منہج کا اظہار بھی کر دیا کہ اس کا قتال اللہ کے

کلمے کی بجائے زمین اور امارت کی خاطر ہے۔ وہیں القاعدۃ جدیدکی بنیاد بھی رکھ دی جس کا منہج مکمل طور پر اس کے سابقہ امراء کے برعکس کر دیا۔ اس کے بعد القاعدہ کے اصل منہج سے انحراف کرتے ہوئے امیر القاعدہ جدید کے بانی ڈاکٹر ایمن الظواہری کے احکامات کے مطابق جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی نے شام میں موجود ایسی صحوات کے ساتھ اتفاق اتحاد قائم کیا جن کی بنیاد یا تو امریکہ و مغرب نے رکھی یا پھر آل سلول سمیت عرب کے کافر حکمرانوں نے اور انہی کے احکامات و نظریات کی روشنی میں دین جمہور کا جہاد کر رہی تھیں۔ اور یہی وہ اصل احتلاف تھا جو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام اور القاعدہ جدید کی قیادت میں پیدا ہوا جس کی وجہ سے پھر القاعدہ جدید نے الدولۃ الاسلامیۃ کو خوارج قرار دیتے ہوئے لاتعلقی کا اعلان کر دیا تا کہ تمام مجاہدین اس سے دور ہو جائیں اور یہ اپنی موت آپ مر جائے اور پھر القاعدہ جدید اپنی مرضی کے مطابق میدان جہاد سے دور ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر جدید جمہوری جہاد کے ذریعے امت کے نوجوانوں کو اپنے مفادات کی خاطر قربان کرواتی رہے۔

حالانکہ الدولۃ الاسلامیۃ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سمیت تنظیم قاعدۃ الجہاد کے تمام امراء کے سینوں کی نہ صرف ٹھنڈک تھی بلکہ وہ اس کے تمام فیصلوں اور اقدامات کا احترام اپنے اوپر لازم سمجھتے اور اسی طرح ان کے نزدیک یہ تمام جہادی جماعتوں اور تنظیموں سے ارفع و اعلیٰ تھی کیونکہ اس کا مقصد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام تھا اور اس کی نصرت کے لیے مجاہدین کو ابھارتے رہتے۔

اس سے پہلے ایک سے زائد مرتبہ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اپنے ویڈیو انٹرویوز میں اس کی وضاحت کر چکے ہوئے تھے کہ القاعدہ عراق نے الدولۃ الاسلامیۃ کی بیعت کر لی تھی اور اب عراق میں القاعدہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ الدولۃ الاسلامیۃ کے آزاد ہونے کا بھی اقرار کرنے کے ساتھ اس چیز کا بھی اظہار کر چکے ہوئے تھے کے الدولۃ الاسلامیۃ کے مقاصد تمام جماعتوں اور تنظیموں سے ارفع و اعلیٰ ہیں جس پر الدولۃ الاسلامیۃ اور اس کے مجاہدین کو اس پر فخر ہے۔ ایسے تمام ویڈیوز آج بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

دوسرا اس بیان میں امیر القاعدۃ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے ایک شرعی عدالت کے قیام کا مطالبہ کیا جس میں دونوں فریقین اپنا کیس پیش کریں تا کہ اس پر فیصلہ ہو سکے۔ جس کے جواب میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام نے یہ کہا کہ موجودہ حالات میں ایسا ناممکن ہے کیونکہ کوئی بھی ایسی شخصیت نہیں جس پر دونوں فریق اعتماد کریں جس کے حل کے طور پر الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام نے یہ تجویز پیش کی کہ اللہ نے اس وقت ہمیں زمین پر تمکین سے نوازا ہوا ہے اور تمام وسائل بھی عطا کیے ہیں اب کوئی عذر نہیں بچتا کہ ہم خلافت کا قیام نہ کریں اس لیے آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ امت میں کسی اہل شخص کا انتخاب کر کے خلافت کے قیام کا اعلان کریں۔ سب سے پہلے ہم اس کی بیعت کریں گے اور خلیفہ سب سے پہلا کام یہ کرے گا کہ شرعی عدالت قائم کرے تا کہ اس معاملے کو اس میں پیش کیا جائے پھر جو فیصلہ ہو گا ہمیں قبول ہو گا۔ الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام نے اس فرض کو بار بار یاد کروایا لیکن کسی کے کان پر جوں تک رینگی اور نہ ہی کوئی اس فرض کی ادائیگی کے لیے آگے بڑھا۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی

ڈاکٹر ایمن الظواہری کے اس خط کے جواب میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق االشام کے ترجمان ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ نے ۲۳ منٹ کا آڈیو بیان جاری کیا جس میں بہت سے حقائق سے پردہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے القاعدہ سے بیعت کے حوالے سے واضح تردید کرتے ہوئے یہ کہا کہ الدولۃ الاسلامیۃ نے کبھی بھی القاعدۃ کی بیعت نہیں کی اور ڈاکٹر ایمن الظواہری کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا اور الدولۃ الاسلامیۃ العراق االشام جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے ترجمان ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ کے جوابی بیان کا اردو ترجمہ۔

بعنوان، معذرت امیر القاعدہ

الحمد لله القوى المتين والصلاة والسلام على من بعث بالسيف رحمة للعالمين

امابعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿۳۷۔۲۴﴾ وقفوھم انھم مسولون ﴿القرآن﴾ ”اور ان کو روکے رکھو کہ ان سے کچھ پوچھنا ھے“

﴿۴۳۔۱۹﴾ ستکتب شھادتھم ویسلون ﴿القرآن﴾ ” ان کی یہ شھادت لکھ لی جائے گی اور ان سے باز پرس کی جائے گی“

اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے!

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں کی بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے تنگدستی اور خوشحالی میں، خوشدلی سے اور ناخوشی سے، اور جیسی بھی تکلیف ہمیں پہنچے گی اس پر صبر کریں گے اور حکام سے امارت کے معاملے پر جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں کہیں بھی ہوں صرف حق بات کریں گے اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

اے مجاہدین! اے لوگو! میری بات غور سے سنیئے اور اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجئیے، بے شک میرے پاس مزید چند اہم گزارشات ہیں جو میں آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجئیے! میں آپ تک اپنے شیوخ، قائدین، اکابرین اور امراء، قاعدۃ الجہاد کی قیادت کے چند اقوال منتقل کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ الامام المجد د اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے بائیسوں خطاب جو کہ بلخصوص عراق کے عوام اور بلعموم امت مسلمہ کی طرف جاری کیا گیا تھا، میں فرماتے ہیں اگر لوگ اسلام کے تمام احکامات قبول کر لیں مگر صرف ایک کو ترک کریں، مثال کے طور پر اگر وہ سود کی حرمت پر راضی نہ ہوں اور ان کے ہاں سودی بینکاری کی اجازت حاصل ہو تو ایسی ریاست کا دستور کفریہ دستور کہلائے گا۔ کیونکہ یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ شریعت کے کامل اور بے عیب ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور ان کا اس نازل کرنے والی ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھی کامل یقین نہیں ہے۔ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ ایسا کرنے والا کفر اکبر کا مرتکب ہو گا جو اس کو دین اسلام سے خارج کر دے گا۔ اس کے علاوہ بعین یہی حکم امریکی سرپرستی میں وقوع پذیر ہونے والے اور اس کی جنگی پروازوں کے سائے تلے اور اس کے ٹینکوں کی حفاظت میں ممکن بنائے جانے والے انتخابات کا بھی ہوگا۔ لہذا جو بھی ایسے حالات میں دیدہ دانستہ اور عمداً ان انتخابات کے انعقاد پر رضامند ہوا پس اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

ہمین ایسے تمام دھوکے باز اور فریب کاروں سے ہوشیار رہنا چاہیے جو دینی پارٹیوں اور اسلامی جماعتوں کے نام پر ہم کلام ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس سرکشی والے ارتداد میں حصہ لینے پر آمادہ کرتے ہیں۔ یقیناً اگر یہ لوگ مخلص ہوتے تو ان کے دن اور رات بس ایک ہی فکر اور اضطراب میں گزرتے کہ کس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کے لئے وقف کریں اور وہ مرتد حکومتوں سے علیحدگی اور برأت کا اعلان کریں اور لوگوں کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد پر ابھاریں۔ اگر ایسا کرنے پر قدرت نہ رکھتے ہوں تو کم ازکم ان کا دل ایسے تمام افعال کا انکار کرتا اور وہ مرتدین کے منصوبوں میں شامل ہونے اور شرکیہ اسمبلیوں میں بیٹھنے سے لازماً احتراز کرتے۔

جو کچھ ہم نے عراق کے بارے میں بیان کیا ہے بلکل وہی فلسطین کی صورتحال پر بھی منطبق ہوتا ہے بلاد فلسطین اس وقت کفار کے زیر تسلط ہے اور اس کا آئین انسانوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ اور جاہلی قوانین پر مبنی ہے جس سے اسلام بری ہے۔ اور اس کو نافذ کرنے کا امیدوار محمود عباس ایک بہائی کافر ایجنٹ ہے۔ ”شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا“

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ علمائے سوء کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ہیں

آخر وہ کون سی مصلحت ہے جس نے آپ کی زبانوں کو کلمہ حق ادا کرنے سے روک رکھا ہے؟ جبکہ آپ اس مصلحت کا احترام اور لحاظ کرنے کے زعم میں گرفتار ہیں، اس دوران بلاد الحرمین کے طاغوت انتہائی سرعت کے ساتھ لوگوں کو کفر اور صریح ارتداد کی طرف کھینچ رہے ہیں۔

اور شیخ عید الاضحیٰ کے خطبے میں فرماتے ہیں

ہم پر لازم ہے کہ ہم کفار سے علیدگی اور لاتعلقی اختیار کرلیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہر قسم کا تعلق ختم کردیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے کامل برأت کا اعلان کریں۔ ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم ان پر واضع کردیں کہ ہماری اور ان کی راہیں جدا جدا ہیں، ہم ایک سوراخ میں ہیں اور وہ دوسرے سوراخ میں، ہم ایک الگ طریق پر ہیں اور وہ ایک دوسرے طریق پر۔ اور جہاں تک شریعت کے احکامات اور کلمات کو خلط ملط کرنے اور اس میں آمیزش کرنے اور اس سے کھیلنے کا تعلق ہے تو یہ بات عظیم تر گمراہی اور کھلے فساد کی طرف لے کر جانے والی ہے۔ اور شیخ فرماتے ہیں! یا تو یہ صورت ہو کہ اہل ایمان اہل کفر پر غالب آجائیں گے اور ان کو فتح وغلبہ حاصل کر کے اللہ عزوجل کے دین میں داخل کرلیں، یا وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے ہمیں جزیہ ادا کریں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اہل کفر اہل ایمان پر غالب آجائیں یا یہ کہ اہل ایمان ہجرت کریں اور کفر کی سرزمین سے نکل جائیں اور یہی اللہ کے راستے میں ہجرت ہے۔ ''شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا''

اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا! واقعی یہی ہجرت ہے اور یہی سچا دین ہے

شیخ سلیمان ابوغیث اپنے خطبہ بعنوان ''کویت کے مرتدین'' میں کہتے ہیں

میں اس سے کہتا ہوں اے مرتد! اگر تم ملک میں اسلامی نظام کے خلاف ہو اور اس ملک میں نظام حکومت اسلامی ہونے کے خلاف ہے تو میں اس ملک میں قائم کل نظام حکومت کی مخالفت کرتا ہوں اور وہ آئین اور دستور جسے تم نے مقدس سمجھ کر مضبوطی سے تھام رکھا ہے اسے میں اپنی چپل اور جوتے کی نوک کے نیچے رکھتا ہوں، نہیں بلکہ اللہ کی قسم! میں اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اس پر قدم رکھنے کے سبب ناپاک ہو جاوں سو اس کا حل یہی ہے کہ اس دستور کو گندگی کے ڈھیر میں پھینک دیا جائے۔ یہ بات جان لو کہ کویت کا آئین اور دستور کفر ہے، کفر ہے، کفر ہے اور جو کوئی بھی اس دستور کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ قطعی کافر ہے۔ اللہ کی قسم میں اپنے اس موقف سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں میں کسی صورت اس سے دستبردار نہیں ہوں گا۔ جو کوئی بھی اس دستور کے مطابق حکم کرتا ہے وہ کافر ہے۔

''شیخ ابوغیث کا کلام ختم ہوا''

شیخ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ، جمہوریت کے منہج اور اہل جمہوریت کے بارے میں کہتے ہیں!

سو یہ اور ان جیسی بہت سی دوسری وجوہات کی بنا پر ہم نے اس خبیث منہج کے خلاف ایک خونخوار جنگ کا اعلان کیا ہے۔ اور ہم نے اس باطل عقیدہ اور ناکامی کے راستے پر چلنے والے لوگوں کے حکم کو بھی صراحت کے ساتھ بیان کردیا ہے۔ پس جو کوئی حمایت اور نصرت کے ذریعے سے جمہوریت کو قائم کرنے کی سعی کرتا ہے تو وہ دین جمہوریت اور اس کے پیروکاروں کا حلیف ہے۔ اور اس کا حکم ان لوگوں کی طرح ہے جو اس دین کی طرف دعوت دیتے ہیں اور بنا کسی ہچکچاہٹ کے قبول کرتے ہیں۔ انتخابی امیدوار رب اور الہٰ ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جبکہ ان کے لیے ووٹ کا استعمال کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو اللہ کے ساتھ رب اور شریک ٹھہرایا۔ اور اللہ کے دین میں ان سب کا حکم کفر اور دین اسلام سے ارتداد کا ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہچا دیا؟ یا اللہ گواہ رہنا۔ ''شیخ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا''

یہ ہے وہ قاعدۃ الجہاد جس کو ہم جانتے ہیں اور یہ ہے اس کا منہج، سو جو کوئی بھی اس منہج میں تبدیلی کرے گا تو ہم اسے بدل ڈالیں گے۔ یہ ہے وہ القاعدہ جس سے ہم نے محبت کی۔ یہ ہے وہ القاعدہ جس کے ساتھ ہم نے وفاداری نبھائی۔ یہ وہ القاعدہ ہے جس کی ہم نے نصرت کی۔ یہ وہ القاعدہ ہے، ہاں! یہ وہ القاعدہ ہے جس نے تمام دنیائے کفر کو دہشت زدہ کیا اور طواغیت کے اوپر ان کی نیندوں کو حرام کردیا تھا۔

یہ وہ القاعدہ ہے جو ہماری رگوں میں خون کی مانند دوڑتی ہے اور ہمارے قلوب کی انتہا گہرائیوں میں بستی ہے۔ ہم نے اس کا ادب واحترام کیا، اس کی نصرت کی، اس کی تکریم کی، اس کی تعظیم کی، اور اس کی عظمت وشان کو تسلیم کیا۔ اور ہم نے اس کی قیادت کی اطاعت کو کسی دوسرے کی اطاعت پر مقدم رکھا۔

اس کی قیادت بذات خود راہ جہاد میں بے مثال نمونہ کی حثیت رکھتی ہے اور ہم میں سے کسی نے اپنے قلوب واذہان کی گہرائیوں میں کبھی بھی اس کی قیادت سے متعلق کسی شبہ کو، محض شبہ تک کو داخلے کی اجازت نہیں دی کہ جس کی بنا پر ہم اس کے راہنماؤں میں سے کسی رہنما کے بارے میں طعنہ زنی کرتے یا اس کے قائدین میں سے کسی قائد پر کوئی ملامت والا بول بولتے یا اس کی شان گھٹاتے۔

ہاں! اور ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد میں سبقت کی، اس لیے کہ یہ فضیلت اور شرف کے حامل لوگ ہیں اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر لازوال قربانیاں پیش کیں، اس لیے کہ یہ لوگ اس دور میں امت کے راہنما اور مجددین آئمہ ہیں۔

یہ ہے ہماری القاعدہ، قاعدۃ الجہاد کے ساتھ ہمارے تعلق کی حقیقت، اسی وجہ سے الدولۃ الاسلامیۃ نے شیخ ابوحمزہ المہاجر کے ذریعے سے القاعدہ کی قیادت کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں القاعدہ کی صورت میں موجود امت کے راہنماؤں کے ساتھ اپنی وفاداری رکھنے کی یقین دہانی کرائی گئی اور ان کو یہ آگاہی دینا مقصود تھا کہ آپ کی تنظیم کا الدولۃ الاسلامیۃ کی سرزمین پر تحلیل ہوجانے کے باوجود عالمی جہاد کی قیادت میں آپ ہی کی بات فیصلہ کن رہے گی۔ آپ کی ہی بات فیصلہ کن اس لیے رہے گی تاکہ تمام مجاہدین کی بات ایک ہونے اور ان کی صفوں کو یکجا رکھنے کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان تمام بیان کردہ وجوہات کی بنا پر الدولۃ الاسلامیۃ کے امراء اپنے کلام میں ہمیشہ قاعدۃ الجہاد کو اسی طرز پر مخاطب کرتے رہے جیسے سپاہی اپنے امراء کو مخاطب کرتے ہیں، جیسے ایک شاگرد اپنے استاد اور طالب اپنے شیخ سے مخاطب ہوتا ہے، اور جیسے کم سن کسی عمر رسیدہ سے مخاطب ہوتا ہے۔ الدولۃ الاسلامیۃ نے ہمیشہ مشائخ جہاد اور اس کے راہنماؤں کی طرف سے جاری ہونے والی نصیحتوں اور ہدایات کا پابند رکھا۔ صرف اسی وجہ سے الدولۃ الاسلامیۃ نے اپنے قیام سے لے کر آج تک روافض کو ایران میں قطعاً نشانہ نہیں بنایا اور روافض کو ایران میں محفوظ و مامون چھوڑ دیا اور اپنے غیظ وغضب میں بپھرے ہوئے سپاہیوں کو قابو میں رکھا، باوجود اس کے کہ وہ اس وقت ایران کو خون کے تالاب میں بدل ڈالنے پر قدرت رکھتی تھی اور یوں ان گزشتہ سالوں میں وہ اپنے بدترین دشمن کو نشانہ نہ بنانے کے سبب اپنے سر ایرانی ایجنٹ ہونے کا الزام برداشت کر کے شدید غصہ اور جذبات کو دبانے کی کوشش کرتی رہی۔ پس القاعدہ کی طرف سے صادر شدہ حکم کی تعمیل کی خاطر روافض کو امن وسکون سے لطف اندوز ہونے کے لیے چھوڑ دیا گیا تاکہ القاعدہ کے مفادات اور ایران میں موجود اس کے ذرائع رسد کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ ہاں! مجاہدین کے اتحاد واتفاق کو ایک کلمے تلے محفوظ بنانے اور ان کی صفوں میں یکجائیت کو قائم رکھنے کی خاطر الدولۃ الاسلامیۃ نے اپنے سپاہیوں کو روکے رکھا اور اپنے شدید غصے اور جوش کو کئی سالوں دبائے رکھا۔

پس تاریخ یہ بات رقم کرلے کہ ایران کی گردن پر القاعدہ کا بیش بہا قرض ہے۔

ہاں۔۔۔۔! اور القاعدہ ہی کی وجہ سے الدولۃ الاسلامیۃ بلاد الحرمین میں سرگرم نہیں ہوئی اور آل سلول کو امن وسکون سے لطف اندوز ہوتے ہوئے رہنے اور امت کے علماء کو اور موحد نوجوانوں کو وہاں تنہا چھوڑ دیا گیا، جن کے وجود سے جیلیں بھر چکی ہیں۔

القاعدہ ہی کی وجہ سے الدولۃ الاسلامیۃ نے مصر، لیبیا اور تیونس میں دخل اندازی نہیں کی اور وہ کئی سالوں سے اپنے جوش وجذبے کو قابو میں کیے رہی اور اپنے سپاہیوں کو روکتی رہی جب کہ اس کے کون ومکاں میں شدید افسردگی اور رنجیدگی چھائی رہی، یہ دیکھ کر کہ لاتعداد مظلوم و بے کس مسلمان اس کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں، مصر، لیبیا اور تیونس میں سیکولر عناصر کفر میں پہلے گزرے ہوؤں سے بھی بدتر نئے طواغیت کھڑے کرنے کی حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

الدولۃ الاسلامیۃ ایک کلمہ توحید کے گرد متحد کرنے کے لیے لوگوں کو حرکت میں نہیں لاسکی تاکہ القاعدہ کی شکل میں موجود جہاد کے قائدین اور راہنماؤں کی مخالفت نہ ہوجائے جنہوں نے عالمی جہاد کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے اور ان ممالک میں کام کرنے کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔

معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔۔۔! معذرت اے ڈاکٹر۔۔۔۔۔!

ہم نے اللہ سے اس بات کا عہد کیا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے صرف حق بات کریں گے اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے۔

بے شک آپ کا حالیہ گواہی والا بیان لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث بنا اور آپ نے ان کو اس معاملے میں شبہ میں ڈال دیا جس کو سچ ثابت کرنیکی آپ نے بڑی مشقت کی، مگر آپ اسے ثابت نہ کر سکے اور نہ ہی آپ کبھی اسے ثابت کر سکتے ہیں آپ نے بنا کسی جواز کے القاعدہ اور الدولۃ الاسلامیۃ کے مابین ہونے والی خفیہ پیغام رسانی کے کچھ حصوں کو میڈیا میں نشر کیا تا کہ آپ ہم پر اس جرم کا بوجھ لاد سکیں جس کا ارتکاب آپ نے خود کیا اور اس کو بڑھاوا بھی آپ ہی نے دیا۔ سو اس کے بارے میں آپ ہی سے سوال کیا جائے گا اور آپ ہی اس کا بوجھ اٹھائیں گے۔

آپ نے بڑا زور لگایا تا کہ لوگوں میں اس معاملے کو مشتبہ کرنا اور ان کو ایسا وہم دیا جا سکے کہ جس کی بنا پر آپ ہمیں غدار، دھوکے باز، نافرمان، بدکردار اور مجاہدین کی صفوں سے علیحدہ ہونے والوں کی جگہ لا کھڑا کر رہے ہیں۔ میرے جیسے ادنیٰ سپاہی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ کے مرتبہ کے حامل شخص قاعدۃ الجہاد کے امیر کو جواب دے۔ بہرکیف صاحب حق کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے۔ بلاشبہ اللہ ہی جانتا ہے کہ آپ پر رد کرتے ہوئے ہمارے دل کس قدر درد سے نچوڑ رہے ہیں اور کس قدر کڑواہٹ سے جھلس رہے ہیں۔

معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔!

ہم اپنی خوشی سے آپ کے لیے عجز وانکساری اور تواضع کا اظہار کر کے جماعت کو لازم پکڑتے ہیں اور مسلمانوں کی بات کو یکجا کرنے اور مجاہدین کی اجتماعیت کو متحد رکھنے کے لیے حریص رہتے ہیں خواہ اس کی خاطر ہمارے اپنے حقوق قربان کرنا اور دستبرداریاں پیش کرنا ایک چیز ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں آپ کا ہمیں اپنی بیعت اور اپنا ماتحت بننے پر مجبور کرنا اور پھر اس کی بنا پر مجاہدین کی صفوں میں پیدا ہونے والی پھوٹ اور ان کے ناحق بہنے والے خون۔ جو کہ درحقیقت آپ کا عہد شکنی کرنے والے غدار اور خائن ''ابو محمد الجولانی'' کی بیعت قبول کرنے کے سبب بہا۔ کے جرم کا ذمہ دار ہمیں ٹھہرانا ایک بلکل دوسری چیز ہے۔

معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔!

الدولۃ الاسلامیۃ ہرگز القاعدہ کی ذیلی شاخ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کبھی ایک دن کے لیے بھی ہوا ہے۔ بلکہ اگر اللہ نے آپ کے مقدر میں کیا کہ آپ الدولۃ الاسلامیۃ کی سرزمین پر آ کر ٹھہرے تو ایسا اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب آپ الدولۃ الاسلامیۃ کی بیعت کریں اور اس کے قریشی امیر، حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، کے سپاہیوں میں شامل ہو جائیں بلکل اسی طرح جیسے اس وقت آپ ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی سلطنت کے ماتحت سپاہی ہیں۔ پس امارت یا ریاست کے لیے کسی تنظیم کی بیعت کرنا درست نہیں ہے۔

معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔! معذرت اے ڈاکٹر۔۔۔۔!

آپ نے جو کچھ اپنے گواہی والے بیان میں ذکر کیا ہے، حقیقتاً اس میں ایسا کچھ بھی نہیں پایا گیا کہ جو اس بات کو ثابت کر سکے جس کو آپ نے ثابت کرنے کے لیے بڑی مشقت کی لیکن آپ اسے ثابت کرنے سے عاجز آ گئے۔ اگر یہ چیز موجود ہوتی تو آپ اس شخص کو ایک ہی جملے سے ضرور جواب دیتے جسے آپ نے ''صابر مہاجر'' کے اوصاف سے پکارا ہے۔ اور پھر آپ خود ضرور اس چیز کو میڈیا پر لانے سے اجتناب برتتے جس سے آپ خود دوسروں کو منع فرما رہے ہیں۔ پس تعجب در تعجب ہے۔

جبکہ ہمارے پاس اس کے برعکس حقیقت کو یوں بیان کرتی ہوئی گواہیاں، خود القاعدہ کی قیادت کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور سب سے بڑھ کر از خود آپ کے اپنے الفاظ کی شکل میں موجود ہیں۔ پس آپ ہی کے منہ سے پوری دنیا نے سنا کہ تنظیم القاعدہ عراق میں تحلیل ہو گئی ہے اور الدولۃ الاسلامیۃ کی بیعت کر کے اس میں ضم ہو چکی ہے۔ بلاشبہ آپ نے اپنی گواہی میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ بلکل درست ہے بلکہ اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ابھی بلکل قریب کے کچھ عرصہ پہلے تک اگر ہم سے کوئی الدولۃ الاسلامیۃ اور القاعدہ کے تعلق کے بارے میں استفسار کرتا تھا تو ہم یہی جواب دیتے تھے کہ الدولۃ الاسلامیۃ کا القاعدہ کے ساتھ تعلق ایسا ہے جیسے ایک سپاہی کا اپنے امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ سپاہیت، اے ڈاکٹر۔۔! درحقیقت عالمی جہاد کے کلمے کو ایک

کرنے کی خاطر تھی اور اس کا ریاست کے اندر نافذ نہیں تھی اور نہ ہی الدولۃ الاسلامیۃ اس کو نبھانے کی پابند تھی بلکہ یہ سپاہیت تو ہماری طرف سے آپ کے واسطے دستبرداری، عجز وانکساری، اور عزت وتکریم کے طور پر تھی۔ ہمارے پاس آپ کی طرف سے دی گئی گواہی کے مماثل واقعات، حقائق اور شہادتوں کا ایک کثیر مواد موجود ہے کہ جو اس تعلق اور نسبت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس یہ سپاہیت ریاست میں قوت ودسترس کی صورت میں ہرگز نہیں تھی۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم نے آپ کا وہ مطالبہ نہیں مانا جسے آپ ہم سے بارہا مرتبہ کرتے رہے کہ ہم عراق میں روافض کی عوام کو نشانہ بنانے کا سلسلہ روک دیں اس فیصلے کے تحت کے وہ مسلمان ہیں اور اپنی جہالت کے سبب معذور ہیں۔ پس اگر ہم نے آپ کی بیعت کر رکھی ہوتی تو ہم ضرور بالضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے، اگرچہ کہ ہم روافض سے متعلق اور ان کے اعتقاد کے بارے میں موجود آپ کے اس فیصلے سے اختلاف رائے ہی کیوں نہ رکھتے ہوتے۔ یہی ہم نے اپنے دین سے سننے اور اطاعت کرنے کے ضمن میں سیکھا ہے۔ اگر آپ واقعتاً الدولۃ الاسلامیۃ کے امیر ہوتے تو اپنی درخواست پر ضرور عمل کرواتے اور ضرور ان لوگوں کو معزول کر دیتے جو آپ کی مخالفت کرتے۔ تاہم ہم نے آپ کی اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے روافض کو ریاست سے باہر ایران اور دوسری جگہوں پر نشانہ نہیں بنایا۔ اور اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کیا یہ بات سچ نہیں کہ آپ نے ہم سے ایک بار بھی کبھی یہ نہیں پوچھا، اور نہ ہی انہوں نے جو آپ سے پہلے گزرے تھے کہ تمہارے سپاہیوں کی تعداد کتنی ہے؟ تمہارا ہتھیار کیا ہے؟ تمہاری مالی سرمایہ کاری کہاں سے ہوتی ہے؟ تم کہاں سے اپنے آپ کو مسلح کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ تمہارے امراء کون ہیں؟ تمہارے گورنر کون ہیں؟ تمہارے قاضی؟ تمہارے علماء کون ہیں؟ تمہارے مسائل وپریشانیاں کیا ہیں؟ تمہیں کون سے مصائب اور تکالیف کا سامنا ہے؟

آپ کو آپ کے رب کی قسم! ذرا آپ مجھے یہ بتائیے کہ اگر آپ الدولۃ الاسلامیۃ کے امیر ہیں تو آپ نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟ آپ نے کن چیزوں کے ساتھ اس کی مدد کی ہے؟ الدولۃ الاسلامیۃ کے لیے آپ نے کیا فکر اور تردد کیا ہے؟ الدولۃ الاسلامیۃ کو آپ نے کیا احکامات دیئے ہیں اور کن سے آپ نے اسے روکا ہے؟ آپ نے کس کو معزول کیا اور کس کو ذمہ داری دی ہے؟ ان ساری چیزوں میں سے تو کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے۔

پس اے الدولۃ مظلومہ، تیرے واسطے صرف اللہ کی ذات ہے۔

اور اس کی ایک اور مثال یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے اور نہ آپ سے پہلے والوں نے کبھی ایک دن کے لیے بھی ہمیں اس طرز پر مخاطب نہیں کیا جس طرح ایک امیر اپنے سپاہیوں سے مخاطب ہوتا ہے اور انہیں حکم دینے کے لہجے میں خطاب کرتا ہے۔ نہ ہی آپ نے اور نہ ہی آپ کے معتقدمین نے کبھی ہمیں حکم کے لہجے میں مخاطب کیا ماسوائے اس سانحہ کے بعد جسے آپ نے شام میں وقوع پذیر کیا اور خائن وغدار ''ابومحمد الجولانی'' کی بیعت قبول کر کے امت کو غمزدہ اور رنجیدہ کیا۔

آپ نے آج خود کو اور القاعدہ کو دو ناگزیر متبادل صورتوں کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ یا تو یہ کہ آپ اپنی خطا پر برقرار رہیں اور ضد کے ساتھ اسی پر اصرار کرتے رہیں اور پوری دنیا میں مجاہدین کے مابین انتشار اور اندرونی قتال کا سلسلہ جاری رہے۔ یا پھر یہ کہ اپنی غلطی اور اپنی کوتاہی کو تسلیم کرلیں اور اس کا ادراک کرتے ہوئے اس کی اصلاح کرلیں۔ اور ہم یہاں ایک بار پھر اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں تاکہ آپ ایک بہترین پیشرو کے قابل فخر جانشین بن جائیں۔

پس شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے پوری دنیا کے مجاہدین کو ایک کلمہ پر متحد کیا۔ جبکہ آپ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کی، ان کو تقسیم کیا، اور ان میں پھوٹ ڈال کر ان کو بکھیر ڈالا ایک مکمل انتشار کی سی کیفیت میں۔ ہم پھر سے اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں اور آپ کو دعوت دیتے ہیں۔

اول یہ کہ آپ اپنی مہلک غلطی سے رجوع کرلیں اور غدار، خائن، دغاباز ''ابومحمد الجولانی'' کی بیعت کو رد کر کے کفار کو غضب ناک کریں اور مومنین کو خوشی عطا کریں اور مجاہدین کے خون کو مزید بہنے سے روک دیں۔ چونکہ آپ ہی کی وجہ سے مسلمان غمگین ہوئے اور کفار کو مجاہدین کی حالت زار دیکھ کر لطف اندوز ہونے کا موقع ہاتھ آیا۔ چونکہ آپ ہی نے غدار ''ابومحمد الجولانی'' کو اس کی خیانت پر حمایت سے نوازا اور اس کی مدد کی۔ آپ نے نفوس کو تڑپایا، دلوں کو خون

کے آنسو رلایا اور آپ ہی نے فتنے کو پروان چڑھایا اور اس کے شعلوں کو مزید بھڑکایا تھا۔ اور اب اگر آپ چاہیں تو انشاءاللہ! آپ ہی اس آگ کو بجھائیں گے۔ سو آپ اپنی حالت کو دوبارہ جانچیئے اور اللہ کی خاطر ایک ایسے موقف کو لے کر کھڑے ہو جایئے جس کے ذریعے سے جو بگاڑ آپ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کی پھر سے درستگی ہو جائے۔

دوم یہ کہ ہم آپ کو دوبارہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ اپنے منہج کی تصحیح کر لیجیئے اور بہ بانگ دہل پلید مشرک روافض کی تکفیر کریں اور مصری، پاکستانی، افغانی، تیونسی، لیبی اور یمنی افواج وغیرہ سمیت تمام طواغیت کی فوجوں اور ان کے مددگاروں کے ارتداد کو بہ بانگ دہل بیان کیجیئے۔ انہیں امریکہ کے حمایتی وغیرہ جیسے اوصاف سے مخاطب کرنے کی بجائے ان کو انہی ناموں سے پکارا کریں جو نام ان کو رب العالمین نے دیے ہیں، یعنی طواغیت، کفار اور مرتدین۔ اس کے علاوہ شرعی احکام والفاظ میں ردوبدل مت کیجیئے جیسا کہ آپ کا کرپٹ حکومت، فاسد دستور اور امریکی نواز فوجی اور ایسے دوسرے الفاظ کا استعمال کرنا شامل ہے۔

اسی قدر اشارہ کر دینا آپ کے لیے کافی ہے تا کہ آپ خود کو کسی بڑی گمراہی اور کھلے فساد کی طرف جانے سے بچائیں جیسا کہ ہمیں القاعدہ کے امراء ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ اور ابو یحیٰ اللیبی رحمہ اللہ نے اس سے متنبہ کیا تھا اور ہمیں وصیت کی تھی۔ آپ بلکل واضح اور غیر مبہم انداز میں مسلمانوں کو ان کے خلاف جہاد اور قتال کی طرف دعوت دیں۔ ان الفاظ و اصطلاحات کو جڑ سے اکھاڑ دیں جو مجاہدین میں داخل کی گئی ہیں جیسا کہ عوامی مزاحمت، جمہور کا انتفاضہ، دعوتی تحریک، عوام، جم غفیر، جدوجہد، سرفروشی جیسی دوسری اصلاحات۔

ان سب کی جگہ آپ جہاد کے واضع شرعی الفاظ کا استعمال کریں اور کھلے لفظوں میں ہتھیار اٹھانے، پرامن پسندی کو ختم کرنے اور مرتد افواج کے خلاف قتال کرنے کی طرف بلائیں، بلخصوص جرنیل سیسی کی فوج کے خلاف جو کہ مصر کا نیا فرعون ہے۔ مرسی اور اس کی پارٹی سے برأت کریں ان کے ارتداد کو بہ بانگ دہل بیان کریں اور مسلمانوں پر اس معاملے کو مزید خلط ملط مت کریں۔ ہاں مرسی۔۔۔! وہ مرتد طاغوت ہے جو بذات خود فوج کے سر پہ سوار ہو کر سیناء کی طرف نکلا، یہود سے قتال کی خاطر نہیں بلکہ وہاں موجود مجاہدین اور موحدین سے جنگ کرنے کے لیے۔ اس نے سیناء میں نہتے مظلوم مسلمانوں اور مجاہدین کو اور ان کے گھروں کو اپنے طیاروں اور ٹینکوں سے بمباری کا نشانہ بنایا۔ ہاں۔۔۔! یہ وہ طاغوت ہے جس نے مجاہدین کے ساتھ اپنے شدید بغض اور عداوت کے سبب، ان میں سے قیدی بن جانے والوں پر مقدمہ چلانے کے لیے ایک عیسائی صلیبی کو جج مقرر کیا، اور نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے لیے جو سزا تجویز کی گئی وہ سزائے موت تھی۔ اس مرتد طاغوت نے مجاہدین کے خلاف اپنے غصے اور دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس حکم پر اپنے دستخط کیے۔

تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ اس سے برأت کا اعلان نہیں کرتے؟ اور نہ ہی اس کے اعمال پر احتساب یا مواخذہ کا مطالبہ کرتے ہیں؟ بلکہ آپ اس کا وہ تصور جس میں وہ مظلوم دکھائی دیتا ہے کی بنیاد پر، خود کو اس کے ساتھ متصف کرتے ہیں اور اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ کیا آپ اس کے اعمال اور اس کے نافذ کردہ دستور پر راضی ہیں جس کے ساتھ وہ حکومت کرتا تھا؟ کیا آپ سیناء کی سرحدوں کا دفاع کرنے والے موحد مجاہدین کے خون پر راضی ہیں جو اس نے بہایا؟ بے شک ہم آپ کے بارے میں ایسا گمان ہرگز نہیں رکھتے۔ پس ان تمام معاملات کی وضاحت کیجیئے! حقیقتاً آپ نے اپنا سرمایا کھو دیا ہے سو اب منافع کی امید لگانا بے سود ہے۔

پس اللہ پر بھروسہ کے ساتھ آگے بڑھیئے اور اس فیصلہ کو اختیار کیجیئے اور اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ورثہ کو ضائع ہونے سے بچا لیجیئے، اس لیے کہ ہم نے آپ کو صرف شرعی امور کی طرف بلایا ہے۔ جو کہ آپ پر واجب ہیں۔ پس آگے بڑھیں تا کہ آپ امت کے لیے ایک حکیم کا کردار ادا کر سکیں، اور ایسا فیصلہ صادر فرمائیں کہ جس کے ذریعے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے اذن اور توفیق سے اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کے مقام اور مرتبہ کو بلند فرمائے اور اس کے ساتھ آپ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ اور اس کے ذریعے سے شام کی سرزمین میں لگی فتنے کی اس آگ کو بجھا دیجیئے جس کا موجب آپ کی ذات ہے۔

ہاں۔۔۔! اس کا سبب آپ ہیں، جب آپ نے خود کو اور اپنی القاعدہ کو نشانہ تضحیک اور غدار، خائن وعہد شکنی کرنے والے بچے کے ہاتھوں میں کھیلنے والا کھلونا بنا ڈالا، کہ جس نے اپنے گلے میں پڑی بیعت کے ساتھ بے وفائی کی جس کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے۔ آپ نے اس کو اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے یوں آزاد

چھوڑ دیا جیسے کوئی بچہ گیند سے کھیل کود کرتا ہے۔اس سے آپ کے وقار کو نقصان پہنچا ہے اور آپ نے اپنا شاندار ماضی اور مقام و مرتبہ کھو دیا ہے۔سو جلدی کیجیئے اور خاتمہ بالسوء کے خدشے سے خبردار رہیں۔

معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔!

ہمارے سوالات ابھی ختم نہیں ہوئے کہ جن پر ہمیں آپ سے جوابات درکار ہیں، اور اگر آپ کے پاس ہم اخوت کا حق رکھتے ہیں تو ان کا جواب دینے پر آپ کو ہرگز کوئی تردد در پیش نہیں ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے اس تذبذب کو دور کیا جاسکے جو حال ہی میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کے سبب پیدا ہوا ہے اور شاید کے آپ کے جوابات مجاہدین کے مابین برپا ہونے والے خون خرابے کو روکنے کا سبب بن جائیں۔

سو ہم اللہ کے نام پر آپ سے پوچھتے ہیں کہ اسلامی ریاست کے وہ کون سے چھوٹے سے چھوٹے لازمی اجزاء ہیں جن کے بارے میں آپ سے کہا گیا ہے کہ وہ ہم میں موجود نہیں ہیں؟ تاکہ اگر آپ اس سے بے خبر ہیں تو ہم اسے آپ کے سامنے بیان کردیں یا اگر وہ اب تک موجود نہیں ہیں تو ہم انہیں حاصل کر سکیں۔

اور ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ابن ملجم کی اولاد سے آپ کی کون لوگ مراد ہیں جن کی طرف آپ نے اپنے گزشتہ بیان میں اشارہ دیا ہے اور پوری امت کو ان کے خلاف متحرک ہونے کی اپیل کی ہے؟ کون ہیں وہ لوگ کہ جن کے خلاف تمام مسلمانوں کو ایک عمومی اتفاق رائے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے؟ کون ہیں قاتلانِ عثمان رضی اللہ عنہ کی موجودہ نسل؟ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس بات کو دوٹوک واضع کردیں گے ایک جرات مندانہ وضاحت کے ساتھ۔

اس لیے بلاد شام میں آپ کے سپاہی جو جبھۃ الجولانی سے تعلق رکھتے ہیں اور جبھۃ الضرار میں شامل ان کے حلیف اور کفریہ ملٹری کونسل اور باقی ماندہ صحوات یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا مقصود الدولۃ الاسلامیۃ کی افواج ہیں۔چناچہ ان تمام نے آپ کے حکم کی فوری تعمیل کی اور انہوں نے آپ کے الفاظ کو بنیاد بنا کر مہاجرین اور انصار کا خون بہانا مباح قرار دیا۔

اس لیے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر اس سے آپ کا مطلوب و مقصود الدولۃ الاسلامیۃ کے مجاہدین اور اس کے امیر نہیں تھے تو پھر آپ فوری طور پر اس بات کی وضاحت کر دیجیئے تاکہ مجاہدین کے خون کو محفوظ بنایا جاسکے۔جو آپ کے سبب بہہ رہا ہے، ہاں۔۔۔! آپ اور آپ کی حکمت عملی کے سبب سے۔

کون ہے ابن ملجم کی اولاد جس کا آپ نے ذکر کیا تھا؟ اور کون ہیں حروریہ جن کا حوالہ آدم غدن الامریکی نے دیا تھا؟ اگر واقعتاً اس سے آپ کی مراد الدولۃ الاسلامیۃ ہے تو پھر ہمارا ایک اور سوال ہے جو دانشمندانہ جواب کا منتظر ہے۔

اگر ہم شام میں رہنے پر مصر رہتے ہیں تو اس صورت میں ہم خوارج، حشاشین اور حروریہ کہلائے جائیں گے، جن کی اولاد شام میں ناکام و نامراد ہوگی؟

اور اگر ہم ہتھیار ڈال کر واپس عراق کی جانب پسپائی اختیار کرلیں تو اس صورت میں ہم سنی الحسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مجاہدین ہیں؟

لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جن کی محبت دین ہے اور جن کا بغض کفر ہے اور جن کی قربت نجات اور ڈھال ہے۔

سو ہم آپ سے اس پر دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ تم نے فلاں اور فلاں کو قتل کیا۔تو اس پر ہم یہ کہیں گے کہ انہوں نے ہم میں سے اس سے کہیں زیادہ کو قتل کیا ہے تاہم پھر بھی آپ نے ان کی ایسی تصویر کشی اور توضیح نہیں کی جیسی تصویر کشی آپ نے ہماری کی اور نہ ہی آپ ہم میں سے کسی ایک پر بھی اشکبار و نمدیدہ ہوئے۔مزید براں یہ کہ اس کو دلیل کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے! سو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جنگ کی ابتدا ان کی طرف سے ہوئی اور جب ہم نے ان کی جارحیت کے موافق ان کو جواب دیا تو اس پر انہوں نے انتہائی دردناک انداز میں چیخ و پکار اور گلہ شکوہ کرنا شروع کر دیا جبکہ ہم تو ابھی تک صرف اپنا دفاع ہی کر رہے

تھے۔سوآخر آپ نے ان کو اِن اوصاف سے متصف کیوں نہیں کیا جن سے ہمیں متصف کیا؟اور پھر یہ کہ اس بات کو بھی دلیل کے طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اور جہاں تک تعلق ہے خود مختار شرعی عدالت کے قیام کا جس پر آپ نے زور دیا ہے تو ہم آپ سے کہیں گے کہ موجودہ حالات میں اس کا حصول ناممکن ہے اور اس کی تمنا کرنا ایک ایسی بے فائدہ اور ناموزوں خواہش کا چاہنا ہے جس کا تعلق محض خیال اور تصوراتی دنیا سے ہے۔ ایسا کیوں ہے؟اس لیے کہ آپ نے مسلمانون کو فقط دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے بنا کسی تیسرے کے۔ایک گروہ وہ جو الدولۃ الاسلامیۃ اور اس کے مددگاروں کے ساتھ ہے۔اور دوسرا گروہ خود مختار شرعی عدالت کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔چنانچہ روئے زمین پر ایسی خود مختار اور اس بات کی اہل مجلس عاملہ کا حصول ناممکن ہے کہ جس پر دونوں گروہ متفق اور راضی ہوں۔

لہذا میں آپ کو ایک ایسا حل نہ بتاوں کہ جو اس سے بہتر اور آسان ہے؟

ایک ایسا امر اور فیصلہ کہ جس کو اگر امت مسلمہ اختیار کر لے تو وہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران ہوگی۔کیا امت مسلمہ میں کوئی ایسا صالح شخص نہیں ہے؟ کیا امت میں ایک بھی اس بات کی اہلیت رکھنے والا موجود نہیں ہے؟ کیا روئے زمین پر مسلمانوں میں سے کوئی ایسا ہدایت یافتہ مردمومن موجود نہیں ہے کہ جس کا انتخاب کر سکیں؟اور اس طرح وہ اعلانیہ طور پر سب کے سامنے طواغیت کا انکار اور رد کرے؟اور کفر و اہل کفر،شرک و اہل شرک سے مکمل برأت کا اعلان کرے،اور ان کے لیے نفرت و عداوت کا برملا اظہار کر کے ان کے خلاف اعلان جنگ کرے؟ تا کہ ان بنیادی اصولوں پر بیعت کر کے ہم اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں شامل ہو جائیں اور متفقہ طور پر اس کو خلیفہ چن لیں اور ہم اس کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ مل کر اس کی سرکشی اختیار کرنے والوں سے جنگ کریں۔عراق،شام،جزیرۃ العرب،مصر،خراسان حتیٰ کہ تمام کرہ ارض پر۔

یوں اس طریقے سے ہم اس تمام انتشار و تفریق اور اختلافات کا خاتمہ کر ڈالیں اور مسلمانوں کے واسطے راحت و شادمانی کا سامان مہیا کریں اور کفار کو غضبنا کی کا شکار کریں اور زمین پر اس کے علاوہ کوئی دوسری امارت شرعیہ باقی نہ رہے۔یہی ایک واحد حل ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں۔اور اس منتخب شدہ خلیفہ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہوگی کہ وہ ان شرعی عدالتوں کو قائم کرے جس کا آپ کی طرف سے مطالبہ کیا جارہا ہے۔فقط یہی ایک واحد راستہ ہے آزاد اور خود مختار شرعی عدالتوں کے قیام کا۔یہ ایک آسان اور قابل فہم حل ہے اور شریعت میں ہمارے لیے کوئی ایسی ممانعت موجود نہیں جو اس کی تکمیل میں رکاوٹ بن سکے۔درحقیقت یہ ہمارے دور کا ایک اہم ترین فریضہ ہے جس سے تمام مسلمان غفلت برت رہے ہیں۔یہ ہے ہمارا مرض اور اس کی تشخیص۔

اور جہاں تک آپ کا ہم سے شام کو چھوڑ دینے کی درخواست کا تعلق ہے تو ہم آئندہ کبھی اس بات کا اعادہ نہیں کریں گے کہ یہ قدرے ناممکن امر ہے جس کو پورا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔یہ کسی صورت ممکن نہیں،نہ شرعی نقطہ نظر سے،نہ عقلی لحاظ سے اور نہ ہی حقائق کے اعتبار سے۔ہم ہرگز یہ نہیں کہیں گے کہ کل کی نسبت آج شام کو ہماری زیادہ شدید تر ضرورت آن پڑی ہے۔اس دن کے بعد جب نصیریوں کے ساتھ معاہدات اور صلح کر کے آزاد شدہ علاقوں کی حوالگی ان کے سپرد کر دی گئی۔نہ ہی ہم کبھی ایسا کہیں گے کہ ارض شام میں الدولۃ الاسلامیۃ کے زیر تسلط علاقوں کا رقبہ باقی ماندہ جماعتوں،گروہوں اور تنظیموں سے زیادہ وسیع ہے جو کہ اپنے اپنے عقائد اور نظریات کے حامل ہیں،اور نہ یہ کہ الدولۃ الاسلامیۃ کے زیر تسلط علاقوں میں اللہ کے قانون کے سوا اور دوسرا قانون نافذ نہیں اور جہاں اللہ کی حدود بھی قائم ہیں اور اس کی شریعت کے سوا اور کسی کی حاکمیت نہیں،جہاں صلاۃ قائم کی جاتی ہے زکوٰۃ کی ادائیگی ہوتی ہے اور امر بلمعروف و نہی عن المنکر کیا جاتا ہے،عزت والے عزت مند و مکرم ہیں اور ذلت والے ذلیل و خوار ہیں،قطع نظر ان کے جو مغرور ہیں۔اور اس کی حدود میں امن و امان کے قیام کو یقینی بنایا گیا ہے صرف اور صرف اللہ کے فضل و کرم سے۔

ہم ایسا ہرگز نہیں کہتے۔۔۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اگر تنظیم القاعدہ اس بات پر راضی ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ رضا کارانہ طور پر اس سرزمین سے بے دخل ہو جائے جہاں وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ساتھ حکومت کرتی ہے اور اس کی حدود کو نافذ کرتی ہے۔اور اس کو سونے کی پلیٹ میں رکھ کر جربا (اپوزیشن) اتحاد اور اس کی ووٹوں والی صندوقچیوں کے حوالے کر دیا جائے یا سلیم ابلیس اور اس کی مجلس عامہ یا حیانی اور عفش کے غنڈوں، یا جمال معروف اور زنکی کے مجرم ٹولوں

اور جبهۃ السلولیہ اور اس کے سروریوں اور جبهۃ الخیانت والغدر اور ان کے لٹیروں اور ان کے مکار لنگڑ بھگوں کے سپرد کر دیا جائے۔ اگر تنظیم القاعدہ اس پر راضی ہو چکی ہے تو جان لیجیئے کہ ہمارا رب اور ہمارا دین قطعی طور پر اس کو مسترد کرتے ہیں۔

اور ہم کہتے ہیں کہ اگر ہمیں حسن رضی اللہ عنہ کی پیروی کی طرف بلاتے ہیں تو ہمارا سوال یہ ہوگا کہ آخر ان کے مدمقابل میں معاویہ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں سے راضی ہوں۔ جبکہ واقعتاً اگر ہمیں ایک یزید بھی میسر آجاتا تو ہم اس کے آگے تسلیم ہو جاتے اور اس کے حق میں دستبردار ہونا قبول کر لیتے پس کیا باقی رہ گیا ہے اب جبهۃ الغدر والخیانت کی منحرف قیادت میں سے ماسوائے مکار لنگڑ بھگوں گے؟

سو آپ یہ بات جان لیجیئے کہ الدولۃ الاسلامیۃ کے سپاہیوں کے نزدیک حسین رضی اللہ عنہ کی طرح ایک ہزار بار قتل ہونا کہیں محبوب ہے اس سے کہ وہ کسی ایسی ایک انچھ زمین سے بھی دستبردار ہونا قبول کریں جس میں اللہ کی شریعت کی حاکمیت قائم ہو۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت میں نوجوانوں کے سردار ہیں۔

مزید برآں یہ کہ ہم نے آپ کی خاطر مصر، لیبیا اور تیونس کے میدانوں کو خالی چھوڑے رکھا مگر آپ نے عجز کے ساتھ ان کو ووٹ کی صندوقچیوں کے حوالے کر دیا۔

پس تو حملہ آور ہوا اپنے باپ کی خاطر اے بن باپ والے
تاکہ تو خود کو ملامت اور الزام سے بچا سکے
اور یوں اپنے قدم مضبوطی سے جما لے جیسا کہ انہوں نے جمائے

اور ہمیں آپ کے دانشمندانہ جواب کا انتظار رہے گا کہ جس کے ذریعے سے آپ ان تمام شبہات اور اشکالات کا خاتمہ فرما دیں جو آپ کے حالیہ بیان سے پیدا ہوئے ہیں تاکہ ہر کوئی آپ کے موقف کو واضع طور پر جان سکے۔

معذرت، معذرت۔۔۔۔۔معذرت امیر القاعدہ۔۔۔۔!

دراصل آپ کے حالیہ بیانات اور بریفنگ کے بعد جبهۃ الجولانی کے سپاہی اور ابو خالدی السوری کے سپاہیوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ شیخ بدحواسی کا شکار نظر آرہے ہیں۔

ہم صاف صاف اس اطلاع کے پہنچانے پر آپ سے شدید معذرت کے خواستگار ہیں، لیکن حقیقتاً وہ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

پس اے مجاہدین! حاصل کلام یہ ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ اور تنظیم القاعدہ کی قیادت کے مابین اختلاف بنیادی طور پر منہج کا اختلاف ہے جیسا کہ تنظیم کے امیر نے بھی ادارہ السحاب کے ساتھ اپنی حالیہ ملاقات میں کہا ہے۔ سو یہ ہے اس تنازعہ کی اصل حقیقی نوعیت اور بحث اس بات پر نہیں کہ کس نے کس کی بیعت کی اور کون کس سے استصواب کرتا ہے، جس کو تنظیم القاعدہ کے امیر اپنی پوری کوشش کے باوجود ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی ایسا کر سکنے پر قادر ہیں۔

اور جب الدولۃ الاسلامیۃ عالمی جہاد کا حصہ تھی اور جس وقت دینی نقطۂ نظر سے عالمی جہاد کو ایک سربراہ کی اشد ضرورت تھی جو اس کی قیادت کر سکے اور القاعدہ کی قیادت رحمہم اللہ درحقیقت اس دور میں جہاد کے مثالی کردار کی حثیت رکھتی تھی جو بلاشبہ سبقت کرنے والے اور فضیلت والے لوگ تھے تو الدولۃ الاسلامیۃ نے عزت، ادب، احترام، تحسین، تعظیم، توقیر اور عقیدت کے جذبے کے تحت عالمی سطح پر جہاد کی قیادت کو ان کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اس نے کبھی ان سے اپنی الدولۃ کی حدود سے باہر حکمت عملی اور تدبیر کے معاملے میں تجاوز نہیں کیا اور نہ ہی ان سے کوئی اختلاف رائے رکھا اور ان کو اپنے خطاب میں ہمیشہ قاعدین اور امراء کی حثیت میں مخاطب کیا۔ القاعدہ کے قاعدین نے بھی اس کو کبھی اس کے اندرونی معاملات میں حکم کی پابندی پر مجبور نہیں کیا بلکہ ان رحمہم اللہ کا قول یہ تھا!

موقع پر موجود چشم دید گواہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو ایک غائب شخص نہیں دیکھ پاتا۔

حتیٰ کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری اور ان کی معیت میں پر اثر اور با اختیار شخصیات نے آج الدولۃ الاسلامیۃ کو القاعدہ کی ذیلی شاخ بنا دیا ہے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ الدولۃ الاسلامیۃ بھی ان کا منہج اختیار کر لے جو ابھی تک القاعدہ سے باہر مدفون اور اوجل رہا اور یہ ظاہر نہیں ہوا مگر شیخ الظواہری کے منحرف جماعتوں سے اتحاد اور عزام امریکی کے لیے میدان خالی چھوڑ دینے کے بعد۔

سو جب الدولۃ الاسلامیۃ نے اس تبدیل شدہ منہج کو مسترد کر دیا جس کو شیخ الظواہری نے اختیار کرنے کی درخواست کی تھی تو اس کے ردعمل کے طور پر انہوں نے اس کے خلاف جنگ برپا کر دی اور اس جنگ کو جاری رکھنے کے لیے کوئی حیلہ اور کور نہ مل سکا بجز اس بہتان کے کہ وہ خوارج کے خلاف لڑ رہے ہیں بعین وہی بہتان جس کو بنیاد بنا کر طواغیت کے علماء اور حکمران ہم سے لڑتے ہیں۔

لہذا۔۔۔! ہم تمام خطوں میں موجود تنظیم القاعدہ کی تمام ذیلی شاخوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سرکاری بیان جاری کر کے الدولۃ الاسلامیۃ سے متعلق اپنے موقف کو صراحت کے ساتھ واضح کریں۔۔۔ کہ آپ الدولۃ الاسلامیۃ کے منہج کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں؟ اور اس پر کیا حکم لاگو کرتے ہیں؟ آیا کیا یہ خوارج اور حروریہ فرقے سے تعلق رکھتی ہے؟ یا اس سے بھی بدتر کہ یہ لوگوں کے ساتھ منافقانہ روش اختیار کرتی ہے، تقیہ کا استعمال کرتی ہے اور حکومت اور منصب کے حصول کی خاطر لڑتی ہے؟ اور یہ کہ جہادی قیادت کے ساتھ اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ابن ملجم کا حال تھا؟ اور یہ کہ اس کا منہج ظلم پر مبنی ہے چنانچہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس کے خلاف جنگ کریں اور اس کا بلا دشام سے قلع قمع کر ڈالیں؟

ایک ایسا بیان جس میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کو لکھ لیا جائیگا اور اللہ کے حضور آپ سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور یہ جان لیجئے کہ آپ کی خاموشی میں بھی الفاظ ہیں جو کلام کرتے ہیں۔

﴿۳۷۔۲۴﴾ وقفوهم انهم مسولون ﴿القرآن﴾ ”اور ان کو روکے رکھو کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے“

﴿۱۹۴۳﴾ ستكتب شهادتهم ويسلون ﴿القرآن﴾ ”ان کی یہ شہادت لکھ لی جائے گی اور ان سے باز پرس کی جائے گی“

اگر ہمارے لیے خاموش رہنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضرور خاموشی اختیار کرتے۔ اگر ہمارے لیے شائستگی روا رکھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضرور شائستگی کو اختیار کرتے۔ اگر ہمارے لیے نرم رویہ رکھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضرور نرمی اختیار کرتے۔ پس۔۔! کوئی ہمیں قصوروار نہ ٹھہرائے کیونکہ ہم حق کے محافظ اور اس کے جانشین ہیں اور کوئی ہمیں یہ الزام مت دے کہ ہم نے میڈیا میں اس چیز کو عیاں کر دیا کہ جسے کسی صورت ظاہر نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ ہم نے کچھ ظاہر نہیں کیا مگر فقط ردعمل کے طور پر اور اپنے دفاع کی خاطر۔۔۔ اور جو کچھ دوسرے ظاہر کر چکے تھے اس کے بعد اس کا ظاہر کیا جانا ناگزیر تھا۔

ہم اپنے سفر کو جاری رکھتے ہیں۔۔۔ اپنے اموال اور اپنی املاک کے ساتھ

اور اپنے سفر کی تکمیل کرتے ہیں۔۔۔ ان کے اموال کے مالک بن کر

اور ہم ان پر سے ان کے اموال اور حقوق کا بوجھ ہٹا کر۔۔۔ اس کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لادھ لیتے ہیں

ہم ان پر خنجر سے گھاو لگاتے ہیں۔۔۔ جبکہ وہ ہم سے جان بچا کر دور بھاگ رہے ہوتے ہیں

اور جب وہ ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔۔۔ تو ہماری تلواریں ان پر اپنا وار کرتی ہیں

ہم سیاہ نرم نیزوں سے ان پر ضرب لگاتے ہیں۔۔۔ ایک جنگجو کے ہاتھ کی شدید ضرب

اور ہم ان سے شدت کا قتال کرتے ہیں۔۔۔ چیر ڈالنے والی چمکتی تلواروں کو تھام کر

ہم شہسواروں کے سروں کو اپنے ساتھ لادھ کر لے جاتے ہیں۔۔۔ جو چٹانوں اور ٹیلوں سے لبریز زمین پر بکھرے پڑے ہوتے ہیں

ہم اپنے دشمنوں کے سروں کو دو حصوں میں تقسیم کر ڈالتے ہیں۔۔۔ اور ان کے گلے کاٹ کر سروں کو تن سے جدا کر دیتے ہیں

ہم اپنے آباواجداد کے وقار اور شرف کے وارث ہیں۔۔۔جس کی تصدیق ہر قوم اور جس کا اقرار ہر قبیلے نے کیا ہے
اور ہمارا اقبال مسلسل جاری رہے گا۔۔۔یہاں تک کے ہمارا مرتبہ اور وقار نمایاں ہوجائے
ہم ان نوجوانون کے ساتھ تعارض کرتے ہیں۔۔۔کہ جو قتال کو عزت و وقار کی علامت سمجھتے ہیں
اور ہم ان لوگوں کی اولادہیں جو اس سے قبل۔۔۔خوفناک اور خون ریز جنگوں میں آزمائے جاچکے ہیں
ہم ان تمام لوگوں کو مبازرت پر للکارتے ہیں۔۔۔وہ کہ جو عزت اور طاقت میں ہمارے ہمسر ہیں
اور ہم ان کے بیٹوں سے جنگ کرتے ہیں۔۔۔تاکہ ہم اپنے بیٹوں کا تحفظ ممکن بناسکیں
اور سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔۔۔کہ ہم جنگ میں سستی اور ذلت کا مظاہرہ نہیں کرتے

اے اللہ۔۔۔! تو فساد مچانے والے کو اصلاح کرنے والے سے اور فاسق کو صالح سے پہچانتا ہے۔آپ منافقین،غداروں اور فریب کاروں سے خود نمٹ لیجیئے۔آپ ان تمام گواہان کے سامنے عیاں کردیجیئے اور ان میں ہمیں اپنی قدرت کے مظاہر دکھایئے۔

یااللہ۔۔۔! ہر جگہ اپنے غلاموں،مجاہدین کی حفاظت فرمایئے

یااللہ۔۔۔! ان کو زمین میں استحکام و غلبہ نصیب فرمائیے

یااللہ۔۔۔! ان کو اپنی بھرپور مدد اور اعانت کے بل بوتے پر نصرت عطا فرمایئے اور ان کو واضع اور نمایاں فتح سے ہمکنار کیجیئے

یااللہ۔۔۔! ان کے قیدیوں کو رہائی نصیب فرمایئے،ان کے زخموں کو مندمل کردیجیئے،ان کی آزمائش کو آسان بنادیجیئے اور ان کے مقتولین کو قبول فرمالیجیئے

والحمد للہ رب العالمین۔ 〈ترجمہ۔ خزیفہ خراسانی〉

☆☆☆☆☆☆☆

ایک طرف الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام تھی تو دوسری طرف جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی اور آزاد شامی فوج سمیت آل سلول (آل سعود) اور صلیبیوں کی بنائی ہوئی درجنوں جہاد کے نام پر صلیب و یہود کی وفادار تنظیمیں جن میں مجاہدین کے قاتل جمال معروف کی جبہۃ ثوار سوریا بھی سرفہرست ہے۔جو آپس میں ایک دوسرے سے اتحاد کرکے سب کی سب ایک ہی دشمن سے نبرد آزما تھیں۔یہاں تک کہ امریکی صدر یہودیوں کے خچر اوبامہ تک نے یہ بیان دے دیا کہ اب ہمیں شام میں موجود اسلامی بنیاد پرستوں سے کوئی خطرہ نہیں ہم نے اپنے اتحادیوں یعنی عرب طواغیت کے ساتھ مل کر ان کے درمیان ایسا فتنہ پیدا کردیا ہے کہ وہ آپس میں لڑکر ختم ہوجائیں گے۔یہ تو چال دجال کی تھی جو اس نے روئے زمین بے بڑے بڑے کفار کے ذریعے چلی۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں پر اپنی نصرت کے دروازے کھول دیئے۔جولائی ۲۰۱۳ عیسوی ''رمضان المبارک ۱۴۳۴ ہجری'' میں امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے ''دیواریں توڑ دو'' کے نام سے عراق میں ایک آپریشن کا آغاز کیا جس میں تاجی اور ابو غریب جیلوں کو توڑ کر اس میں قید تمام ہزاروں کی تعداد میں عام مسلمان اور مجاہدین جو امریکیوں نے گرفتار کیے ہوئے تھے سب کو رہا کروالیا۔جس سے ایک طرف اللہ نے مجاہدین کے حوصلے بلند کردیئے تو دوسری طرف ان کی تعداد کو راتوں رات بڑھا دیا۔امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے تمام رہا کروائے گئے مجاہدین سمیت باقی مجاہدین کو مختلف کمانڈروں کی امارت میں منظّم اور ان کی تربیت کے احکامات جاری کرتے ہوئے عراق کے مختلف شہروں کی فتوحات کے لئے منصوبہ بندی کے تحت تیاریاں شروع کردیں۔

الدولۃ الاسلامیۃ العراق کی بنیاد رکھی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اہل عراق کو دو خیموں میں تقسیم کردیا اس طرح جب الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کی بنیاد رکھی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اہل شام کو بھی دو خیموں میں تقسیم کردیا۔

ایک طرف اللہ نے حق واضع کرکے تمام مخلص مجاہدین کو الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام میں جمع کردیا تو دوسری طرف اس کے دشمنوں کو اسی کے ہاتھوں

ذلیل ورسوا کیا۔نومبر۲۰۱۳ میں جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی میں موجود مزید کثیر تعداد میں مہاجرین وانصار اور شام کی کافی بڑی مہاجرین کی جماعت ''جیش المہاجرین والانصار'' کے امیر مشہور چیچن کمانڈر ابو عمر الشیشانی نے اپنی جماعت سمیت امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کرلی۔جیش المہاجرین الانصار میں موجود کچھ مقامی لوگوں نے بیعت نہ کی اور جماعت کا نیا امیر مقرر کردیا جو تھوڑے ہی عرصے بعد مختلف گروہوں میں ضم ہوکر ختم ہوگئی۔

احرار الشام جو جبہۃ الاسلامیۃ اور اسلامک فرنٹ کے نام سے بھی جانی جاتی ہے جو آل سلول کی لونڈی اور جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کے بعد دوسری بڑی جہادی جماعت تھی نے جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کے ساتھ اتحاد کرکے مختلف مقامات پر الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے خلاف جنگ کرتی رہی،اسی طرح امریکہ کی تربیت اور امداد یافتہ دجالی نظام کی خاطر امریکہ کے جھنڈے تلے لڑنے والی آزاد شامی فوج نے جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کے ساتھ اتحاد کرکے الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے ساتھ لڑتی رہی۔جنوری۲۰۱۴ میں آزاد شامی فوج اور احرار الشام نے مل کر حلب میں الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام سے شدید جنگ لڑی۔

مئی ۲۰۱۴ء عیسوی ''رجب ۱۴۳۵ھ ہجری'' میں یہ صورت حال دیکھ کر امیر القاعدۃ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی کو حکم جاری کیا کہ وہ الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے خلاف لڑائی روک دے لیکن جبہۃ النصرہ درحقیقت جبہۃ الجولانی نے اپنی عادت سے مجبور حسب سابق اپنے نئے امیر کے حکم کو لات مارتے ہوئے جون ۲۰۱۴ء عیسوی ''شعبان ۱۴۳۵ھ ہجری'' میں بھی لڑائی جاری رکھی۔جس کے نتیجے میں میں جبہۃ النصرہ البوکمال نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے جبہۃ النصرہ کو چھوڑ کر الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کی بیعت کرلی تو اللہ کی نصرت سے شام کا ایک بڑا شہر الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کی امارت میں شامل ہوگیا۔

جون ۲۰۱۴ء عیسوی ''شعبان ۱۴۳۵ھ ہجری'' سے پہلے امیر المومنین الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ اچانک عراق میں موجود مجاہدین کی اکثریت کو شام کے محاذوں پر منتقل کرتے ہوئے شام سے مہاجرین کی کثیر تعداد جن میں اکثریت امریکہ،کینڈا،برطانیہ،آسٹریلیا،یورپ سمیت چیچنیا،تاجکستان وقازکستان وغیرہ پر مشتمل تھی کو شام بلوالیا اور مختلف گروپوں میں تقسیم کرکے عراق کے مختلف شہروں کا محاصرہ کرکے راتوں رات حملہ کرکے دنیا کو اس وقت خوف میں مبتلا کردیا جب عراق کے دوسرے سب سے بڑے اور تاریخی شہر موصل سمیت کئی قصبوں اور شہروں کو قبضے میں لے کر اللہ کا نظام قائم کردیا۔

اور بالآخر جس مقصد کے لیے دہائیوں کی قربانیوں کے بعد الدولۃ الاسلامیۃ کا قیام کیا گیا تھا شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ والی القاعدہ کے بیس سالہ منصوبے کے پانچویں مرحلے کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے ۲۹ جون ۲۰۱۴ء عیسوی ''یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ ہجری'' کو دین اسلام کے پہلے بنیادی رکن توحید پر عمل کرتے ہوئے اسلام کے دوسرے بنیادی رکن صلاۃ پر پڑی دھول اور گردوغبار کو صاف کرتے ہوئے عراق اور شام کے بعد عالمی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کا اعلان کرکے مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈک بخشی تو دوسری طرف دنیائے کفر کے ایوان لرزاٹھے۔

حسب سابق عراق اور شام کے بعد اب عالمی سطح پر خلافت کے قیام کے اعلان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کو واضع طور پر دو خیموں میں تقسیم کردیا۔ ایک خیمہ وہ جس میں ایمان ہی ایمان ذرہ نفاق نہیں اور دوسرا وہ جس میں نفاق ہی نفاق ذرہ ایمان نہیں۔ایک طرف خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے اعلان کے ساتھ ہی امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے حکم پر پوری دنیا سے مومنین نے مبارک سرزمین کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی اور صرف جولائی ۲۰۱۴ء عیسوی ''رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ ہجری'' میں یورپ سے ۶۰۰۰ سے زائد اللہ کے غلام دجال کی غلامی سے آزاد ہوکر،دنیاوی آسائشوں کی شکل میں فتنوں اور فتنہ دجال سے پناہ کے لیے دنیا میں اللہ کے محبوب ترین بندوں کے درمیان اللہ کی مبارک سرزمین میں جابسے۔اسی طرح پوری دنیا سے یہ ہجرتوں کا سلسلہ مسلسل اللہ کی نصرت سے جاری ہے۔اور کئی اللہ کے غلام اس ہجرت کے لیے تڑپ رہے ہیں۔امریکہ،کینڈا،آسٹریلیا اور

یورپ میں ہزاروں اللہ کے غلام ایسے ہیں جن کی راہ میں وہاں کی پولیس اور دجالی خفیہ ایجنسیاں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اللہ ان کی مشکلات کو دور کرے اور ان کی اللہ کی خاطر ہجرت کو آسان بنائے بے شک اللہ اپنے غلاموں کی ضرور مدد کرتا ہے اور یہ اس کا وعدہ ہے اور اس سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ایک طرف دنیاوی آسائشوں کی شکل میں فتنہ دجال سے بچ کر ایمان لانے کا حق کے ساتھ حق ادا کرتے ہوئے اللہ کی زمین پر اللہ کی حکمرانی کو قائم کرنے کی غرض سے افضل الشہداء بن کر اللہ کے عرش کے نیچے سبز پرندوں کی صورت میں اللہ کی جنتوں میں بسنے یا مہدی وعیسی علیہ سلام سے ملاقات کے جذبے ہیں تو وہیں دوسری طرف خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے علان کے ساتھ ہی ہر طرف سے مخالفت اور دشمنی کرنے والوں کی بھی کوئی کمی نظر نہ آئی۔کفر کے سردار امریکہ کے صدر یہودیوں کے خچر اوبامہ نے اپنے بیان میں خلافت کو دنیا کے لیے کینسر کہا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کینسر کو امریکہ کسی صورت برداشت نہیں کرے گا۔خلافت اسلامیۃ جو کہ پہلے سے صحوات کی شکل میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حملوں کی ذد میں تھی تو وہیں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے خلاف دنیا کا اتحاد بننا شروع ہوگیا اور امریکا نے پوری دنیا پر واضع کر دیا کہ خلافت نہ صرف امریکا بلکہ پوری دنیا کے لیے خطرہ ہے اس لیے آج دنیا کو فیصلہ کرنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ہے یا پھر خلافت کے ساتھ۔جس کے جواب میں پوری دنیا کے کفر ونفاق اور ارتداد نے کسی نہ کسی صورت میں امریکہ کے حکم پر لبیک کہا۔جس کے نتیجے میں عرب مرتدین اور روم کے صلیبی ممالک سمیت دنیا کے 62 سے زائد ممالک پر مشتمل دنیا کا اتنا بڑا اتحاد قائم ہوا کے جس کی اب تک کی دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔کفر ونفاق اور ارتداد کا یہ اتحاد امریکہ کی شکل میں دجال کی قیادت میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ پر بڑی بڑی سازشوں کے ساتھ بری، بحری اور فضائی رستوں سے حملہ اور ہوا۔اور اب تک اس میں مزید ممالک کا جہاں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے تو وہیں اس اتحاد نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی نظریاتی ساکھ کو کھوکھلا کرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو اس سے متنفر کر کے کفر ونفاق کے ساتھ کھڑا کرنے کے لئے بے دریغ میڈیا پروپیگنڈا کا استعمال شروع کر دیا اور طرح طرح کی افواہیں پھیلائی گئیں۔خلیفۃ المسلمین کی کردار کشی کی گئی ان سے منصوب بڑے بڑے جھوٹ بولے گئے جن میں ایک یہ بھی کہ ابوبکر البغدادی چار سال کے لیے امریکہ کی قید میں رہے اور اس دوران سی آئی اے اور موساد نے ان کی تربیت کی جس میں ذرہ برابر بھی سچائی کا شبہ تک بھی موجود نہیں۔خلیفۃ المسلمین کی قید کے حوالے سے یہ تمام خبریں بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی افواہوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

بڑے بڑے امریکہ نواز اسلام سے عاری اور صلیب کے وفادار درباری مفتیان نے ایسے ایسے فتوے جاری کیے تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ایک دن امریکہ کے وائٹ ہاوس سے خلافت اسلامیۃ کے خلاف بیان داغا جاتا تو فوراً اس کے دوسرے دن سعودی ومصری سمیت دنیا کے تمام اسلام کے نام پر کفری ممالک کے سرکاری مفتیان اس بیان کو فتوے کے سرٹیفیکیٹ کے ساتھ مارکیٹ میں لے آتے ہیں اس طرح اللہ نے کئی سالوں اور صدیوں سے صلیب کی وفاداری کا حلف اٹھائے ہوئے اسلام کے لبادے میں چھپے ہوئے جبے وکبے والوں کو ننگا کر کے واضع طور پر کفر کی صف میں کھڑا کر دیا۔یہ خلافت اسلامیۃ ہی ہے جس کے قیام کی صورت میں اللہ نے دنیا کے بڑے بڑے طاغوت جو ایک دوسرے کی دشمنی کا ڈھنڈورا پیٹ کر دنیا کو بیوقوف بنا کر اپنے مقاصد پورا کرنے میں مصروف تھے ان کی دشمنی کا پردہ چاک کر کے ایک ہی صف میں کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔جن میں امریکہ اور روس ہوں یا چاہے آل سلول ''سعودی عرب'' اور مجوسی ورافضی ایران۔عرب ہوں یا اسرائیل۔سب اپنے اپنے اختلافات بھلا کر کفر کے سردار امریکہ کی قیادت میں جمع ہو گئے۔سعودی عرب جو ایران کے روافض کو مسلمان ہی تسلیم نہ کرتا تھا اور اب نہ صرف اس نے اسی رافضی ایران کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھائیں بلکہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو کر اس کو حجاز اور بلاد الحرمین کی سرزمین پر امام باڑوں کی تعمیر کے ساتھ کھلے عام اپنے کفر وشرک کو پھیلانے کی اجازت دے دی یہی نہیں اس کے لیے نہ صرف سرمایہ مہیا کیا بلکہ ان کا باقاعدہ افتتاح بھی کر رہے ہیں۔

اسی طرح نام نہاد جہادی علماء ورہنماوں نے یہ اعتراضات اٹھائے کہ ان سے خلافت کے قیام کے حوالے سے مشورہ نہیں کیا گیا گویا کہ دین ان کا محتاج ٹھہرا نہ کہ یہ دین کے محتاج ہیں اور ان اعتراضات کی وجہ سے خلافت کا رد کرتے ہوئے اس کو باطل قرار دے کر نہ صرف کفر کو خوش کیا بلکہ امت کے نوجوانوں کو بھی خلافت سے متنفر کر کے نفاق کے خیمے میں جمع کرنے کا سبب بنے۔

اسی طرح علماء سو جو در اصل قزاء ہیں نے الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کو خوارج اور کافر ثابت کرنے کے لئے فتاویٰ جاری کرنے شروع کر دیئے۔ جب امریکہ نے ایک کروڑ کے قریب عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سمیت افغان مسلم عوام کا قتل عام وزخمی کیا تب ان کے قلم فتویٰ کے لیے نہ اٹھے، جب عراق میں پانچ لاکھ سے زائد صرف بچوں کو قتل کیا تو تب بھی ان کے قلم میں جنبش نہ آئی حالانکہ باقی لاکھوں کی تعداد علیحدہ ہے۔ اسی طرح جب شام میں رافضیوں نے امریکہ و مغرب کی پشت پناہی میں چار لاکھ سے زائد مسلم عوام کو اذیت ناک طریقے سے قتل کیا شہروں کے شہر کھنڈرات میں تبدیل کر دیئے تب بھی ان کے قلم حرکت نہ آئے۔ اس سے پہلے برطانیہ نے دنیا میں مسلم عوام کو بے دردی سے قتل کیا ان کے وسائل لوٹے تب بھی ان کے آباواجداد کا یہی رویہ تھا۔ آج جب ناپاکستان کی ناپاک فوج یہود و نصاریٰ سے نہ صرف دوستی کرے بلکہ ان سے ڈالر لے کر اپنی غیرت ان کے ہاتھ بیچ کر امت محمدﷺ کے نوجوانوں کو شہید کرے تب بھی ان کے قلموں کی سیاہی خشک ہو جائے۔ جب یہی ناپاک فوج امت کی بیٹیوں کو ڈالروں کے عوض بیچے، مساجد و مدارس اور اللہ کے انصار طلبا و طالبات کو شہید کرے اور علی اعلان کفر کا ساتھ دے اور اس پر فخر بھی محسوس کرے، ان بے غیرتوں کی غیرت ڈالر کے پیچھے بھاگ رہی ہو تب بھی ان کے قلم نہ چلیں۔ حجاز کی عورتیں باقی مسلم خطوں کے مسلم مردوں پر حرام یہ پھر بھی یہ آل سلول کے قصیدے گھائیں گویا قرآن کی جگہ آل سلول نے لے لی۔ جب امت کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ممالک کے نام پر بڑی بڑی جیلوں میں قید کر دیا جائے تب بھی ان کے فتاویٰ ان کی پہنچ سے دور رہیں اللہ کی زمین پر اللہ کی بجائے ابلیس کی حکمرانی ہو ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے۔ دنیا کو اللہ کی بجائے اس طاغوتی نظام کا غلام بننے پر مجبور کر دیا جائے تب بھی یہ خاموش رہیں۔ یہ اللہ کے دشمن اللہ کے دین کے سوداگر قرآن کی آیات کے تاجر، ان سے اور کیا امید لگائی جا سکتی ہے۔ ان کے قلم جس سیاہی سے فتویٰ تحریر کرتے ہیں وہ سیاہی کافر کا خون ہوتی ہے جب کسی کافر کا خون بہے تب ہی ان کا قلم حرکت میں آتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اس کے غلاموں کے خلاف۔

اسی طرح اسلام کے لبادے میں کئی گروہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت کے قیام کا ٹھیکہ تو اللہ نے صرف دیا ہی انہی کو ہے اور جس طریقے پر وہ کاربند ہیں وہ تو غلط ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے خلافت کا قیام ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان کے علاوہ کوئی بھی ہو جو خلافت کے قیام کا اعلان کرے وہ ان کے نزدیک خلافت ہی نہیں ہے تو پھر اس کو تسلیم کرنے کا تو تصور ہی نہیں ہوتا۔

اسی طرح کثیر تعداد میں وطن پرست مشرک دین کی سمجھ سے عاری کفر کی گود میں پلنے والے جہاد کے نام پر امت کے نوجوانوں کو جہاد سے دور کرنے والے جس میں خطہ ہند کی جماعت الدعوۃ کا سربراہ حافظ سعید جو در اصل رافضی ہے سرفہرست ہے نہ صرف خلافت پر تکفیری و خوارج کا لیبل لگانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ خلافت اور اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔

اسی طرح کئی اسلام سے عاری اسلام کی صرف الف، سین، لام، الف، میم سے واقف اپنی گدیوں کی بقا کے لیے اپنا وزن کفر و نفاق کے پلڑے میں ڈال کر اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب ان کی دشمن خلافت مٹا کر ان کی گدیوں کو دوام بخشا جاتا ہے۔

اسی طرح دین جمہوریت کے نام پر دجالی تہذیب سے متاثر کفار کا بہت بڑا گروہ لبرل اسلام کے نام پر لوگوں کو ارتداد کی راہ پر ڈال کر اللہ اور اس کے دین سے دشمنی پر ابھار رہا ہے جو دن رات میڈیا کے ذریعے اپنی عقل کے خانے پُر کر کے اللہ کے نظام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔

اسی طرح اسلامی جماعتوں اور سیاسی پارٹیوں کے نام پر ابلیس کی شوریٰ کے ارکان لوگوں کی اکثریت کو اللہ سے دشمنی اور ابلیس کی غلامی پر آمادہ کرنے والے دھوکے باز کافر، اللہ کے شریک بنے ہوئے ہیں

اسی طرح کے اور کئی اللہ کے باغی ہیں جو اپنے گرد لوگوں کا ہجوم جمع کرنے کے لیے اپنی اپنی ڈگڈگی بجا رہے ہیں تاکہ مجمع ان کو ان کی عقل پر داد سے نوازے۔ خواہ وہ دین کے لبادے میں دین کے تاجر ہوں یا میڈیا کے جادوگر جو اپنے آپ کو دانشور کہلوا کر خود کو معاشرے کا حسن یا پھر معاشرے کی آنکھ یا پھر معاشرے کی عقل سمجھیں۔ اللہ کی قسم یہ سب کے سب جادوگر ہیں جنہوں نے اپنی اپنی جادوگری کے ذریعے دنیا کی عوام اور بلخصوص امت مسلمہ کو اپنے سحر میں جکڑا ہوا ہے۔ اے وہ لوگو جو زمین پر ہو جان لو اللہ نے زمین والوں کو دو خیموں میں تقسیم کر دیا ہے اور بے شک اللہ کی قسم اللہ نے دنیا والوں کو دو خیموں میں تقسیم کر دیا

ہے۔اپنا احتساب کرو اور دیکھو کہ تم کس گروہ میں ہو۔اور جان لو اللہ کی قسم! تم سب اور پوری کی پوری دنیا کا کفر مل کر اپنے تمام تر ساز و سامان اور اسلحہ و بارود سمیت اللہ کے نظام اس قائم کی گئی خلافت جس کے امیر ،امیر المومنین ،جس کے خلیفہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ ہیں کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ تمہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا یہ خلافت باقی رہے گی اور بڑھے گی تب تک کہ جب تک یہ پوری دنیا میں پھیل کر دنیا میں اللہ سے باغی آخری کافر کا سر اس کے تن سے جدا نہیں کر دیتی۔ یہ گھونٹ بہت کڑوا ہے اور تمہیں یہ پینا پڑے گا۔یہ ایسی خلافت ،خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے کہ جس طرح تم دنیا سے محبت کرتے ہو اس کے سپاہی موت سے ایسی محبت کرتے ہیں اور دن رات اپنی محبوبہ کی طرف لپکنے والے ہیں اور اس دن تک لپکتے رہیں گے جب تک کہ آخری فتنے کو ختم کر کے دین پورے کا پورا صرف اللہ کے لیے نہیں ہو جاتا۔تا کہ ہر ایک کے لیے آسان ہو جائے کہ وہ جس مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے اس کو پورا کر کہ یعنی اپنا تزکیہ کر کے اللہ کی رحمہ سے جہنم کی آگ سے سلامتی پا کر جنت کو اپنا مسکن بنا سکے۔

روئے زمین پر اللہ کے محبوب ترین غلاموں کو مٹھی بھر کے دعوے کر کے پوری دنیا کا کفر و نفاق اور ارتداد اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے سے ساتھ حملہ آور ہوا ۔حملے سے پہلے دعویٰ کیا کہ ان مٹھی بھر سر پھروں کو ایک ہی ہفتے میں مٹا دیا جائے گا ،ہفتہ گزرا تو مہینے کا دعویٰ سامنے آیا مہینہ گزرا تو دو، دو گزرے تو چار، جب چار بھی گزر گئے تو سالوں نہیں صدیوں کا ذکر ہونے لگا اور اب کفر کی صفوں سے بھی یہ آوازیں اٹھنا شروع ہو چکی ہیں کہ خلافت کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے اب زیادہ سے زیادہ کچھ وقت تک بھرپور مزاحمت سے ان کی پیش قدمی کو محدود وقت تک روکا جا سکتا ہے۔اللہ نے ملائکہ کے ذریعے خلافت اسلامیہ کی ایسے نصرت کی کہ کفر کے یہ دعوے خاک میں مل گئے۔ان کی دن رات کی شدید بمباری کے باوجود امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی جنگی صلاحیتوں اور حکمت عملی نے شام اور عراق کے بہت سے شہروں کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ ۱۸ ستمبر ۲۰۱۴ عیسوی ''۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۵ ہجری'' کو شامی کردستان کو فتح کرتے ہوئے اس کے دار الخلافہ کوبانی کا محاصرہ کیا تو پوری دنیا کی نظریں اس پر مرکوز ہو گئیں اور کوبانی کو اپنی زندگی اور موت کا سوال بناتے ہوئے عالمی کفری اتحاد کے سربراہ امریکہ نے اعلان کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے کوبانی خلافت اسلامیۃ کے ہاتھ نہیں جانے دیا جائے گا۔جس کے لئے امریکہ ،سعودی عرب و ایران سمیت پوری دنیا نے اپنے طیاروں سے دن رات بمباری کی خلافت کے جانبازوں کے ٹینکوں اور توپخانے کو تباہ کر دیا گیا شدید جانی و مالی نقصان سے دوچار کیا اور شام و عراق سمیت پوری دنیا سے اپنے آلہ کاروں کو خلافت کے خلاف لڑنے کے لئے جمع کیا گیا اور ان کو پوری دنیا نے جدید ترین اسلحہ مہیا کیا میڈیا پر فتح کے شامیانے بجائے گئے لیکن اللہ نے کفری اتحاد کی ناک اس وقت خاک آلود کر دی جب پورا کوبانی صرف اللہ کی نصرت سے خلافت کے قبضے میں جا چکا تھا اور خلافت اسلامیۃ نے اسکا نام کوبانی اور عین العرب کی بجائے عین الاسلام رکھ کر ویڈیو ریلیز کر دی جس میں مغوی برطانوی قیدی صحافی جان کینٹلی نے مغربی میڈیا اور کفری اتحاد کا سارا پول کھول کر اس اتحاد کو پوری دنیا میں رسوا کر دیا۔جس کا بدلہ لینے کے لئے ۸ نومبر ۲۰۱۴ عیسوی ''۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۶ ہجری'' کو گیارہویں مرتبہ امریکہ نے یہ دعویٰ کیا کہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی کو فضائی کاروائی میں شہید کر دیا گیا ہے ساتھ ہی شہادت کی بجائے شدید زخمی ہونے کا اعلان کر دیا۔جس کے بعد خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی حکمت عملی کے مطابق خاموشی اختیار کی گئی جس سے کفر نے میڈیا میں شہادت کے یقینی ہو جانے کا خوب شور و غوغہ مچا کر دنیا سے داد وصول کی۔اس کے ساتھ ہی ۸، ۹ اور ۱۰ نومبر ۲۰۱۴ عیسوی ''۱۵، ۱۶، ۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ ہجری'' کو یمن ،مصر ،لیبیا ،الجزائر اور جزیرۃ العرب سے القاعدۃ سے منسلک بڑی جماعتوں نے خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے ہاتھ پر الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کی بیعت کرنے کا اعلان کر دیا۔پھر ۱۱ نومبر ۲۰۱۴ ''۱۸ محرم الحرام ۱۴۳۶ ہجری'' کو کہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے ''ولو کرہ الکافرون'' کے عنوان سے اپنا آڈیو بیان جاری کیا جس میں کہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے ہر خاص و عام کی بیعت کو قبول کرتے ہوئے الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے یمن ،مصر ،لیبیا ،الجزائر ،جزیرۃ العرب اور نائجیریا میں پھیلنے کی امت کو خوشخبری سناتے ہوئے نئی ولائتوں کا اعلان کیا اور ساتھ میں امت کو یہ بھی خوشخبری دی کی ان کی الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ الحمد للہ خیریت سے ہے اور مزید بڑھ رہی ہے۔اس بیان میں کفر کو مخاطب نہ کر کہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ نے یہ تاثر دیا کہ کفری اتحاد کی الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے نزدیک کوئی

اوقات ہے اور نہ کوئی اہمیت۔ وہی میڈیا جو کہ خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کی شہادت کے ورد کر کے دنیا کے کفر کو خوش کر رہا تھا تو وہیں حقیقت کے منظر عام پر آنے سے مزید لوگوں کا اس میڈیا پر سے اعتماد اٹھ گیا۔

الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے اعلان کے ساتھ ہی خلیفۃ المسلمین ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کے حکم پر الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے مجاہدین نے عراق کے دارالحکومت بغداد کی طرف بھی پیش قدمی شروع کر دی۔ دنیا کی تاریخ کے سب سے بڑے عالمی اتحاد نے دن رات شدید بمباری کے باوجود، محض اللہ کی نصرت سے الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ ہر روز شہروں، قصبوں اور دیہاتوں سمیت کئی صوبے فتح کرتے ہوئے بغداد نجف اور کربلا کا تین اطراف سے محاصرہ کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے اب ان شہروں کا آپس میں رابطہ منقطہ کرنے کے لئے پیش قدمی جاری ہے۔ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ اپنے قیام کے کچھ ہی ماہ میں تین گناہ سے بھی زیادہ وسعت اختیار کر چکی ہے اور الحمد للہ اسی طرح فتوحات کا سلسلہ جاری ہے اور یہ صرف اور صرف اللہ کی نصرتوں کا نعم البدل ہے۔

اسی طرح جنہوں نے اعتراضات اٹھا کر خلافت کا رد کیا اور اسے باطل ثابت کرنے کی کوشش کر کے میدان جہاد میں امت کے نوجوانوں اور خلافت کے درمیان دیوار تعمیر کرنے کی کوشش کی اللہ نے تھوڑے ہی وقت میں ان کی دیواروں کو الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کی کامیابیوں سے زمین بوس کر دیا۔ پوری دنیا سے بیعت، ہجرت اور الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے سائے تلے جہاد کا سلسلہ جاری ہے۔ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ ایک ہی وقت میں صرف عراق اور شام میں درجنوں محاذوں پر پیش قدمی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے اسی طرح اس کے علاوہ خراسان، یمن، مصر، لیبیا، جزیرۃ العرب، الجزائر، قوقاز اور نائجیریا سمیت کئی ولائتوں میں بھی اللہ کی نصرت کو سمیٹ رہی ہے۔ اور ہند میں غزوہ ہند کی تیاریاں بھی جاری ہیں جس حوالے سے کچھ ہی عرصے میں امت خوشخبری سنے گی انشاءاللہ۔

الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کی ہدایت کا ذریعہ صرف اور صرف قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ قرآن کی اپنی خواہشات کی بجائے اس کے لفظی معنوں پر یقین رکھتے ہوئے اس کے مطابق اپنے معاملات چلاتی ہے۔ اسی کے مطابق مومنوں کے لئے انتہائی رحم دل اور کافروں کے لئے سخت ہے۔ االدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کی پالیسی کا حصہ ہے کہ اس سے جنگ سے پہلے خواہ وہ کوئی بھی ہو ہتھیار پھینک دے تو اسے امان مل جائے گی اس سے آئندہ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کے خلاف دشمن سے کسی بھی قسم کا تعاون نہ کرنے کا وعدہ لے کر ماضی کے تمام جرائم عام معافی کے تحت معاف کرتے ہوئے معاملہ اللہ اور اس کے درمیان چھوڑ دے گی۔ لیکن اگر کوئی جنگ کی حالت میں پکڑا جاتا ہے تو اس کے لئے عبرت ناک سزا ہو گی خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کسی کو زبردستی بیعت پر مجبور کرتی ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کسی کی تکفیر کرتی ہے۔ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ بغیر ثبوت کے کسی پر بھی حد قائم نہیں کرتی۔ الدولہ الخلافہ الاسلامیہ میں انسان دنیا کی تمام غلامیوں سے آزاد صرف اللہ کا غلام ہیالدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ کسی قسم کے پاسپورٹ، شناختی کارڈ، بینک کا نظام، سرحدات، جمہوری نظام وغیرہ سمیت تمام انسانی عقل کے تراشے ہوئے بتوں سے پاک نبوت کے نقش قدم پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے، جس میں کسی گورے کو کالے پر کسی کالے کو گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ صرف تقویٰ کی بنیاد پر انسان میں فرق پر یقین رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام انسان برابر ہیں۔ انشا اللہ الدولۃ الخلافۃ الاسلامیۃ اللہ کے اذن سے پوری دنیا سے جدید دجالی نظام وفتنوں کو ختم کر کے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کرنے پر مکمل یقین رکھتی اور اس پر عمل پیرا ہے۔

دعوت۔۔۔ اے لوگوں اللہ نے حق اور باطل میں واضح فرق کر کے اہل ارض کو دو خیموں میں تقسیم کر دیا۔ اپنے آپ کو دیکھو، اپنے اہل وعیال کو دیکھو، اپنے ارد گرد دیکھو اور تلاش کرو خود کو اور اپنے اہل عیال کو، کس خیمے میں پاتے ہو اگر تو حق اور باطل میں سے کسی ایک خیمے میں پاتے ہو تو واضح ہو چکا کہ تم کس خیمے میں ہو، ہاں اگر دونوں میں سے کسی میں بھی نہیں پاتے تو اس سے پہلے کہ خلیفہ کی بیعت کے بغیر جاہلیت کی موت تمہیں اپنی آغوش میں لے کر اللہ کی رحمہ سے محروم کر دے سنجیدگی اختیار کرو۔ جان لو وقت بہت محدود ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان کے خیمے میں نام لکھوانے کا رجسٹر بند ہو جائے جو کہ ہوا ہی چاہتا ہے۔ دیکھو فیصلہ کوئی مشکل نہیں ہے اپنے دل کی طرف متوجہ ہو کر دیکھو اگر تو اس میں کوئی کھٹک موجود ہے تو پھر اللہ کی قسم حق کی طرف رجوع کرو کیونکہ اہل حق

کہ دل اس معاملے میں ایسے ہیں کہ گویا سورج ان کے سامنے ہو اور کہنے والے کہہ رہے ہیں کہ سورج نہیں ہے۔سورج کی موجودگی میں جب وہ پورے آب وتاب سے نہ صرف سروں پر منڈلا رہا ہو بلکہ پسینے میں بھی شرابور کر رہا ہو تو ایسے میں اگر کوئی یہ کہے کہ سورج تو نکلا ہی نہیں ابھی تو رات ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا گمان کرو گے؟؟؟ کیا ہو گیا ہے تم کو؟؟؟ سورج کی طرح جب حق اپنے پر پھیلائے تمہیں اپنے سائے میں لینا چاہتا ہے تو تم اس سائے کو اپنا دشمن گردان کر اس سے بھاگ رہے ہو۔

لوگو کیا ہوا تم کو؟؟؟ سالوں اللہ کے عائد کر فرائض سے منہ موڑ کر طاغوت کی آغوش میں محو خواب ہو اور وہ تمہیں اتنی آرام دہ لگ رہی ہے کہ اس سکون سے محروم ہونے سے ڈر رہے ہو حالانکہ تم اس آگ پر بیٹھے ہو جو ابھی بھڑ کی نہیں جب بھڑک گئی تو پھر یہی سکون اس جلن میں بدلے گا جو تمہیں تب تک اذیت سے دوچار کرے گا جب تک اللہ چاہے گا۔کیونکہ تب معاملہ تمہارے اختیار سے نکل چکا ہو گا۔

لوگو کیا ہوا تم کو؟؟؟ سالوں اللہ سے دشمنی کر کے طاغوت سے اتنے راضی ہو کہ اب اللہ کی طرف آنے کی صدا تمہیں ناگوار گزر رہی ہے۔افسوس تم پر سالوں طاغوت کی گود میں رہنے پر تو رضامند رہے لیکن جب آواز دی گئی اللہ کے نظام اس کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف تو تم نے حق کو جھٹلا دیا۔صرف اس لیے کہ تمہیں جو تمہارے بڑے دے کر گئے اسی پر راضی ہو گویا کہ وہ تو نعوذ باللہ انبیا ٹھہرے جو غلط ہو ہی نہیں سکتے۔یا پھر اس لیے کہ تمہیں اللہ کی جماعت سے زیادہ وہ فرقہ عزیز ہے جس پر نہ ہی منزل واضع ہے اور نہ ہی کوئی رستہ پھر بھی تمہیں ورغلائے جا رہا ہے۔یا پھر اس لیے کہ تمہیں اللہ کی بجائے دجال کو رب بنانا زیادہ عزیز ہے گویا کہ دجال کی عطا کردہ اس دنیا کی آسائشوں نے تمہاری عقل پر غلبہ حاصل کر لیا۔یا پھر اس لیے کہ تم نے اپنی عقل کو استعمال کرنے کی صورت میں اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے اپنی عقل اس میڈیا کے پاس گروی رکھ دی کہ جس کو میڈیا حق کا سرٹیفکیٹ دے گا وہی حق اور جس کو باطل کا وہی باطل ہے گویا یہ تو تمہارے لئے نبی کی حثیت رکھتا ہے۔جو مقام انبیاء اور رسولوں کا ہے اس پر اس میڈیا کو فائز کر دیا۔اللہ کی بجائے الٰہ اپنے نفس کو بنا لیا۔ ہائے افسوس جو تم کر رہے ہو۔

لوگو! اس خلافت کی بیعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہاں۔۔۔! فرض، اللہ کی قسم! بیشک فرض ہے۔کیونکہ یہ اسی صلاۃ کا ایک اہم اور بنیادی جزو ہے جس کو قائم کرنے کا اللہ نے قرآن میں بار بار ذکر کیا ہے تا کہ ابلیس لعین کے رستے میں رکاوٹ کھڑی ہو سکے اور پھر ہر کوئی با آسانی اپنا تزکیہ کر کے اللہ کی طرف چلا جائے۔ہاں۔۔۔! بیشک یہ صلاۃ ہے وہی صلاۃ جسے اللہ کے نبی محمد ﷺ نے قائم کیا پھر ان کے صحابہ نے، پھر بتدریج تمہارے آباواجداد کی باری آئی تو انہوں نے اس فرض سے منہ موڑ کر دین اسلام سے ارتداد کیا اور آج جب تمہاری باری آئی تو تم نے سرے سے ہی اس کا انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کر دیا بلکہ دین سے اس کا تصور ہی مٹا دیا۔ہاں یہ وہی صلاۃ ہے جو دین اسلام کا دوسرا بنیادی رکن ہے جس کو تم نے صرف رکوع وسجود پر منطبق کر دیا ہے۔حالانکہ بیشک رکوع وسجود بھی صلاۃ کا حصہ ہیں تا کہ اللہ سے تعلق قائم رہے اور اسی کی طرف سے اس کے ملائکہ کے ذریعے سے راہنمائی ہو۔اور انسان کے لیے ایک وقت سے دوسرے وقت تک کے لیے کفارہ یا حجت ہے۔اور اس کے احتساب کے لیے آئینہ ہے۔اور اس کی تربیت کا شاندار ذریعہ جو اسے اس کے مالک کی طرف سے عطا ہوا۔

لوگو میں تم پر واضع کر دینا چاہتا ہوں۔اس کا باغی اور اس سے انکار کرنے والا قطعی کافر ہے۔ہاں! بیشک کافر ہے۔پس! اس کی طرف لپکو اور دیر مت کرو۔

لوگو اپنے دین کی طرف واپس پلٹ آو، اسی میں دنیا وآخرت میں کامیابی ہے ورنہ ذلت ورسوائی اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔